ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۴ جون ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۴

ہر احمدی بچے و بچی کو

اچھے تلفظ کے ساتھ بہت سی آیات یاد ہونی چاہئیں

اسلام پر حملہ ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہے

جرمن زبان میں چھوٹے چھوٹے جوابی حملوں کا لٹریچر تیار کر کے کثرت سے احمدی بچوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(دوسری قسط)

اطفال اور ینگ خدام کے ساتھ مجلس سوال و جواب

[ہمبرگ]: ۱۹ مئی کو قبل دوپہر گیارہ بجے بیت الرشید میں اطفال اور ینگ خدام کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے دو گھنٹے تک ۲۴ مختلف خاندانوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

سوال و جواب کی یہ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی جس میں بچوں نے مختلف سوالات حضور ایدہ اللہ سے پوچھے۔ ایک بچے کے اس سوال پر کہ جرمن غیر مسلم ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم لوگ سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے، حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم اس لئے نہیں کھاتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا گوشت نہیں کھانا۔ زندگی تو خدا نے پیدا کی ہے وہ جس کے متعلق کہے کہ اسے نہ کھاؤ اسے نہیں کھانا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اصل میں آپ کو ان سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ تم لوگ سور کا گوشت کیوں کھاتے ہو جبکہ خدا نے قدیم سے حضرت موسیٰؑ کے زمانے سے اسے حرام قرار دیا ہے اور بائبل میں اس کا ذکر ہے کہ سور نہ کھایا جائے اور حضرت عیسیٰؑ نے انجیل میں اسے کہیں حلال قرار نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو ان عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ تمہیں کس نے سور کھانے کی چھٹی دی ہے۔ فرمایا ان لوگوں کا عجیب حال ہے کہ یہودیوں سے یہ سوال نہیں پوچھتے، صرف مسلمانوں سے پوچھتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ پہلے اپنے بڑے بھائیوں (یہودیوں) سے تو پوچھو کہ وہ کیوں سور کا گوشت نہیں کھاتے۔ پھر وہ جو جواب دیں اس کے متعلق ہمیں بھی بتائیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد خیریت سے واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ حضور انور اس دورہ پر ۱۷ مئی ۱۹۹۶ء کو روانہ ہوئے تھے اور ۳ جون کو بعد دوپہر پانچ بجے کے قریب خیر و عافیت سے لندن مراجعت فرما ہوئے۔ اس ۱۸ روزہ دورہ میں حضور انور نے بلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کی جماعتوں کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کی تفاصیل قارئین الفضل کی خدمت میں الفضل کے ذریعہ اور عالمگیر ناظرین کی خدمت میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی خبروں کے ذریعہ ساتھ کے ساتھ پیش کی جاتی رہیں اور مزید تفاصیل بعد میں پیش کی جائیں گی۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نہایت مصروف دورہ میں حضور انور نے تین بڑی اہم مصروفیات میں بلجیم جماعت کی مجلس شوریٰ سے خطاب، خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب اور جماعت ہالینڈ کے جلسہ سالانہ سے خطاب شامل تھے۔ خطبات جمعہ، متعدد مجالس سوال و جواب میں شمولیت اور سینکڑوں احمدی خاندانوں کے افراد سے ملاقات اس کے علاوہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مساعی میں غیر معمولی برکات اور لازوال تاثیرات رکھ دے اور ان برکات و تاثیرات کے دائروں کو وسیع تر فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

☆☆

ہفتہ، ۲۵ مئی ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نظم سے کیا گیا۔ ازاں بعد بچوں اور بچیوں کے درمیان خلافت کے بارہ میں Quiz پروگرام ہوا۔

بچوں کو عمر کے لحاظ سے دو گروپس میں تقسیم کیا گیا یعنی ۵ سے ۹ سال کے بچے بچیاں اور ۱۰ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے۔ پہلے گروپ میں ناصرات، اطفال کے مقابل پر دو پوائنٹ سے جیت گئیں۔ اور بڑے گروپ میں اطفال نے ناصرات سے ایک پوائنٹ زیادہ لے کر مقابلہ جیت لیا۔

اتوار، ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء.

انگریزی میں سوال و جواب کی ایک گزشتہ مجلس دوبارہ دکھائی گئی۔

سوموار۔ منگل، ۲۷ اور ۲۸ مئی ۱۹۹۶ء.

ترجمۃ القرآن کی دو گزشتہ کلاسز دوبارہ دکھائی گئیں۔

بدھ اور جمعرات، ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۲۷ اور ۲۸ دوبارہ دکھائی گئیں۔

جمعۃ المبارک ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء.

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک گزشتہ مجلس سوال و جواب دوبارہ دکھائی گئی۔

(ع - م - ر)

نظام عدل ہی سے ہماری زندگی اور تمام ترقیات وابستہ ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء)

نن سپیٹ۔ ہالینڈ (۳۱ مئی): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ النحل کی آیت نمبر ۷۶ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس آیت اور اس سے اگلی آیت کے مضامین کو تفصیل سے مختلف امثلہ کے ذریعہ کھول کر بیان فرمایا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۱۷واں سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے اور یہی جمعہ کا خطبہ ان کے جلسہ کا افتتاحی خطاب بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں جماعت ہالینڈ کو اور ان کی وساطت سے تمام دنیا کی جماعتوں کو بعض نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایسے مملوک غلام کی مثال پیش کرتا ہے جو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں رکھتا اور اس غلام کے مقابل پر ایک ایسے بندے کی مثال دی ہے جو خدا سے رزق پاتا ہے اور اس میں سے اس کی راہ میں سراً و جہراً خرچ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ غلام بھی تو خدا ہی سے رزق پاتا ہے۔ پھر اس کا بظاہر تحقیر سے ذکر کیا معنی رکھتا ہے جبکہ اسلام نے غلامی کے متعلق نہایت اعلیٰ درجے کی تعلیم دی ہے۔ انہیں آزاد کرنے اور ان سے حسن سلوک کرنے کا حکم ہے اور غلاموں کو بہت عزت و عظمت دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں دراصل دنیا کے مملوک غلام کا ذکر ہے اور غلام مملوک ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن خصوصیت سے مملوک کا لفظ اس لئے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا کا بندہ، دنیا کا غلام بن جائے اس کی ہر پہلو سے آزادیاں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ مملوک بن جاتا ہے۔ اسے بھی خدا رزق تو دیتا ہے مگر وہ اپنی مرضی سے اسے خرچ بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اللہ کا غلام ہو جائے اسے جو بھی خدا رزق حسن عطا فرماتا ہے وہ اپنا ہوتے ہوئے بھی اسے اللہ کی راہ میں ہی خرچ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے اگلی آیت اس مضمون کو خوب کھول دیتی ہے کہ یہاں خدا کے غلاموں اور دنیا کے غلاموں کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کسی شخص میں دنیاداری کا اتنا رجحان ہو کہ ہر طرح سے اپنے مال و دولت کا غلام ہو کر رہ جائے تو ایسا شخص خدا کے ہاں مقبول نہیں ہو سکتا اور ایسے شخص کی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا کی راہ میں نہ چھپ کر خرچ کر سکتا ہے اور نہ ظاہراً۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ :- (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا ترکوں نے بھی یورپین پر ظلم کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آرمینین اپنے اوپر ترکوں کے مظالم کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں جبکہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں طرف سے مظالم ہوئے ہیں لیکن ترکوں کے مظالم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ترک قوم کا اپنا ایک مزاج ہے۔ یہ تاریخ کی تکلیف دہ باتیں ہیں لیکن اس کا اسلامی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ۔ حضور نے فرمایا کہ خود بعض عیسائی محققین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ صلیبی جنگوں کے دوران عیسائیوں نے جس قسم کے وحشیانہ مظالم کئے ہیں مسلمانوں میں اس کا کوئی وجود نہیں ملتا، اُدھر کی طرف سے کبھی ایسے واقعات نہیں ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں سکولوں میں اسلام کے متعلق جو منفی باتیں بتائی جاتی ہیں اور اعتراضات کئے جاتے ہیں اس کے متعلق انہی کی تاریخ سے مضبوط اور مستند حوالے دے کر احمدی بچوں میں پھیلائے جائیں اور انہیں جوابی حملہ کے متعلق تربیت دی جائے۔

ایک نوجوان نے کہا کہ ان کی پادری استانی نے کہا ہے کہ قرآن کریم میں مردوں کو عورتوں کو مارنے کا حکم ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن میں اسطرح نہیں لکھا جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں اور مغرب میں یہ لوگ جتنا عورتوں کو مارتے ہیں اس کا سوواں حصہ بھی مسلمان اپنی عورتوں کو نہیں مارتے۔ قرآن کریم نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ اگر عورتیں فساد کرتی ہیں تو انہیں سمجھاؤ اور نصیحت کے ذریعہ فساد سے باز رکھنے کی کوشش کرو۔ اگر وہ پھر بھی نہ سمجھیں تو ان سے الگ رہو تاکہ تمہیں بھی اور انہیں بھی اس علیحدگی کی وجہ سے اپنے رویہ میں اصلاح کا موقعہ ملے۔ اگر پھر بھی وہ نہ مانیں اور "نشوز" سے کام لیں تو انہیں ضرب لگانے کی اجازت ہے۔ اور "نشوز" کا مطلب ہے جب وہ ہاتھ اٹھائیں اور ہاتھ اٹھانے میں پہل کرنے والی کو جواباً ضرب لگانے کی اجازت ہے۔ یہ تعلیم نہایت متوازن اور مکمل ہے اس سے بہتر تعلیم ہو نہیں سکتی۔ لیکن صرف یہی بات نہیں ہے بلکہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن حضرت محمدؐ رسول اللہ پر نازل ہوا اور آپ سب سے زیادہ اس کے احکامات کو سمجھتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کبھی آپ نے اپنی کسی بیوی کو مارا؟ کبھی کسی عورت پر ہاتھ تو کیا انگلی بھی اٹھائی؟ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ پس اعتراض کرنے والوں کو بتاؤ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے ساری زندگی کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ آپ نے لڑائیوں اور جنگ کے دوران بھی عورتوں پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا۔ پس قرآن کریم کو سنت محمدؐ مصطفیٰ کے حوالے سے سمجھا جا سکتا ہے اس سے الگ کر کے نہیں۔ ان لوگوں کا ایک آیت کو بہانہ بنا کر اس کے غلط معنی سمجھ کر اسلام پر حملہ کرنا سراسر ناجائز بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں تو مذہب سے اجازت لیتا کون ہے؟ یورپ میں یہ لوگ جتنے مظالم عورتوں پر کرتے ہیں کیا اس کی اجازت یہ اسلام سے لیتے ہیں؟۔ ہرگز نہیں۔ پس ان کا اعتراض محض لغو ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بڑے دکھ اور گہرے کرب سے اس بات کا اظہار فرمایا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ عورتیں اور بچیاں اور لڑکے بھی باقاعدگی سے قرآن کریم نہیں پڑھتے ورنہ اگر سمجھ کر روزانہ تلاوت کریں اور ترجمہ بھی غور سے پڑھیں تو ایسی بہت سی باتوں کا جواب وہ خود بھی دے سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کی لاعلمی ہے جس کا آپ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں کوئی نظام جماعت ایسا نہیں جو خیال رکھے کہ ہماری نئی نسل کس ماحول میں پل بڑھ رہی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت کا فرض ہے کہ وہ تمام اعتراضات جو جرمنی میں کئے جاتے ہیں ان کے اچھے جواب خواہ میری کیسٹس میں سے نکالیں یا جو بھی کریں جرمن زبان میں تیار کر کے ہمیں بھیجیں تاکہ جرمن ایم ٹی اے کے ذریعہ وہ آپ لوگوں تک پہنچیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں مربیان ہیں، قائدین اور لجنہ کی تنظیمیں ہیں، میں تو حیران ہوں کہ اب تک کیوں اس بات کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ جرمن زبان میں چھوٹے چھوٹے جوابی حملوں کا لٹریچر تیار کر کے کثرت سے احمدی بچوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا اور پھر یہ بچے ان معترضین سے کہتے پہلے تم ان باتوں کا جواب دو۔ بائبل میں جو حیرت انگیز لغو باتیں ہیں وہ ان کو بتائیں اور پھر ان کو ٹریننگ ہو کہ کس طرح حملہ کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ یکطرفہ بیٹھ کر یہ بیہودہ اعتراضات سن رہے ہیں اور بے عزتی کروا رہے ہیں اپنی بھی اور دین کی بھی۔ اس طرح بے غیرت ہو کر سنتے رہو گے تو اندر سے کھائے جاؤ گے۔ اسلام پر حملہ ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نمونہ کی مثال بھی بیان فرمائی اور پھر ایک مثال کے ذریعہ بتایا کہ ان عیسائیوں پر کس طرح حملہ کرنا ہے۔ مثلاً یہ لوگ حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ کیا خدا نے مسیح کی والدہ مریم سے نکاح کیا تھا یا بغیر نکاح کے ان سے بیٹا ہوا؟ اور کیا طلاق دی تھی یا بغیر طلاق کے ہی پھر ان کا نکاح یوسف نجار سے ہوا؟ وغیرہ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک کاروائی جوابی کاروائی ہوگی بعد میں پھر اعتراضات کے جوابات دینے کی باری آئے گی۔ ابھی تو پہلے انہیں شیر بنا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ تمام احمدی طلباء و طالبات کو اس لٹریچر سے آراستہ ہونا چاہئے۔

ناصرات اور ینگ لجنات کے ساتھ ملاقات

اطفال سے ملاقات کے معاً بعد بیت الرشید میں ہی قریباً بارہ بجے ناصرات اور ینگ لجنہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ایک بچی نے قرآن مجید سے دیکھ کر بعض آیات کی تلاوت کی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ایک بات جو میں نے یہاں محسوس کی ہے اور باقی یورپ کی جماعتوں میں بھی یہ بیماری بڑھ رہی ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سورتیں یا بعض آیات یاد کرنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہے اور قرآن کریم کے حفظ کا رواج اٹھ گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچے و بچی کو اس عمر میں اچھے تلفظ کے ساتھ بہت سی آیات یاد ہونی چاہئیں۔ پھر جس کی آواز اچھی ہے وہ بغیر قرآن سامنے رکھے اسے پڑھے لیکن یہ رواج بالکل ختم ہو رہا ہے اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن سے یاد کریں اس کی تلاوت کرتی رہا کریں اور جو کچھ یاد ہو اس کا ترجمہ بھی خوب اچھی طرح یاد کریں۔ قرآن کریم رٹنے کے لئے نہیں ہے۔ جب میں حفظ کی بات کرتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ ایسا حفظ ہو کہ اس کے ساتھ ترجمہ بھی حفظ ہو۔ حضور نے تمام حاضر بچیوں سے پوچھا کہ کس کس کو سورہ فاتحہ با ترجمہ یاد ہے۔ کئی بچیوں کو ترجمہ نہیں آتا تھا۔ حضور نے ایک بچی سے جس نے ہاتھ کھڑا کیا تھا کہ اسے ترجمہ آتا ہے اس سے ترجمہ سنا لیکن وہ بھی اس کے معانی سے پوری طرح آگاہ نہیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کو سورہ فاتحہ کے مطالب کا علم نہیں تو پھر نماز میں آپ کیا پڑھتے ہیں۔ حضور نے سورہ فاتحہ کے معانی و مطالب کو نہایت دلنشیں پیرایہ میں سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ صرف لفظی ترجمہ کر لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے وسیع مطالب پر غور کر کے پڑھنا ضروری ہے۔ پھر آپ جب بھی یہ سورت پڑھیں گے ہر دفعہ آپ کو معانی کا ایک نیا جہان ملے گا اور نئی لذت نصیب ہوگی اور نماز میں بھی لذت عطا ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ لجنہ کا فرض ہے اور ان کا آرام حرام ہو جانا چاہئے جب تک اپنی سب بچیوں کو اس طرح سورہ فاتحہ نہ پڑھا دیں جس طرح میں پڑھا رہا ہوں۔

اس کے بعد بعض بچیوں نے سوالات کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے اس کی کیا وضاحت ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے بعض دیگر آیات قرآنیہ کے حوالہ سے جو اس کی وضاحت کرتی ہیں تفصیل سے انہیں جواب سمجھایا۔ بعض دیگر سوالات یہ تھے۔

☆ لوائے احمدیت پر جو سورج، چاند، منارہ اور لکیریں وغیرہ ہیں یہ کیا خاص مفہوم رکھتی ہیں؟

☆ لامذہب لوگوں کا کھانا کھانے کے متعلق اسلامی تعلیم کیا ہے؟

☆ مغربی ممالک میں کہا جاتا ہے کہ بچوں کی تربیت نہ زیادہ سختی سے کرنی چاہئے نہ حد سے زیادہ نرمی سے لیکن بعض اسلامی ممالک میں عموماً تربیت میں سختی برتی جاتی ہے۔

حضور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ جس بات کا یورپین کو آج علم ہو رہا ہے قرآن کریم نے ۱۴۰۰ سال پہلے سے یہی تعلیم دی ہے۔ اور رحم کے ساتھ تربیت کا حکم ہے چنانچہ ایسے بچے جن کی تربیت رحم کے ساتھ ہوتی ہے وہ جب بڑے ہوتے ہیں تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے دعا کرتے ہیں کہ "رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا" اے میرے رب ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں میری رحم کے ساتھ تربیت کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ پھر بعض سختیاں بھی پیار اور رحم کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً کوئی بچہ چھری سے زخم لگانے لگا ہو یا کسی آگ میں کودنے کی کوشش کرے تو ماں باپ اسے سختی سے روکتے ہیں۔ یہ سختی رحم کی وجہ سے ہے۔

☆ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب سکول میں کلاسز چند دن کے لئے سیر پر کسی جگہ جاتی ہیں تو ہم اس کلاس کے ساتھ کیوں نہیں جا سکتے؟ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں کوئی عمومی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہاں کا معاشرہ بہت خراب ہو چکا ہے۔ اس لئے موقعہ محل کے مطابق، حالات کو دیکھ کر، عقل، حکمت اور توازن کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہئے۔

اس مجلس سوال و جواب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے ریسرچ سیل کی ممبرات سے ملاقات کی اور مختلف امور سے متعلق ان کی رپورٹیں سنیں اور ضروری ہدایات و رہنمائی سے نوازا۔

بوزنین و البانین مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۱۹ مئی کو ہی شام ساڑھے پانچ بجے مسجد بیت الرشید سے ملحقہ وسیع ہال میں بوزنین اور البانین مہمانوں کے ساتھ ایک نشست ہوئی جس میں کثیر تعداد میں آنے والے مہمانوں کے سوالات کے جواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے جن کا ساتھ ساتھ بوزنین اور البانین زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بوزنین و البانین زبانوں میں ترجمہ کے بعد چند ایک بوزنین و البانین نظمیں پڑھی گئیں اور پھر سوال و جواب کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔ چند اہم سوالات یہ تھے۔

☆ دجال کون ہے، یاجوج ماجوج کون ہیں اور کون انہیں تباہ کرے گا؟

☆ اگر حضرت امام مہدیؑ سچے ہیں تو لوگ انہیں قبول کیوں نہیں کرتے؟

☆ کیا احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کی نمازوں میں فرق ہے؟

☆ غیر احمدی مسلمان یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں سمجھتے۔ کیا یہ درست ہے؟

☆ سورہ البقرہ میں ہے کہ "لاتشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً" تم میری آیات کے بدلہ تھوڑی قیمت نہ لو۔ پھر جو لوگ قرآن چھاپ کر بیچتے ہیں کیا یہ اس آیت کے خلاف نہیں؟

☆ اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف نظر آئے تو کیا کیا جائے۔ کس کو ترجیح دی جائے؟

☆ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں۔ ان اسماء کی تشریح اور وضاحت؟

☆ امام مہدیؑ کی صداقت اور آپ کی آمد کے نشانات کیا بیان ہوئے ہیں؟

یہ دلچسپ مجلس قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے آخر پر اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی جس میں بہت سے بوزنین اور البانین نے حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ (رپورٹ : ابو لبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔

(چوبیسویں قسط)

مسیحیت
ایک سفر حقائق سے فسانہ تک
Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

مسیح کی بعثت ثانی

اب ہم ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں کہ جائزہ کے طور پر یہ بتا اور دکھا سکیں کہ ہم نے اب تک تبصرہ اور تجزیہ کے رنگ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ عملی اعتبار سے کس حد تک موزوں، برمحل اور بروقت ہیں۔ اس زمانہ میں انسانیت کی بقا کے اہم معاملہ کا یسوع مسیح کی شخصیت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اس لئے اس امر کو بے انتہا اہمیت حاصل ہے کہ ہم مسیح کی شخصیت کی اصل حقیقت کو پہچانیں۔ وہ کیا تھا اور جب پہلی بار وہ آیا تھا تو اس نے یہودیت کے بگڑے ہوئے اور انحطاط پذیر معاشرہ میں کیا کردار ادا کیا؟ اب آخری زمانہ میں اس کے دوبارہ آنے کے وعدہ کو کس قدر سنجیدگی سے لینا اور اسے اہمیت دینا ضروری ہے؟ یہ وہ بنیادی سوالات ہیں جن پر غور کر کے صحیح نتائج تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔

بالفرض اگر یسوع مسیح کی شخصیت حقیقی نہیں تھی بلکہ وہ تھی ہی انسانی تخیل کی پیداوار تو پھر اس کی آمد ثانی کو تصور میں لانا ہی ممکن نہیں رہتا۔ اس امر کا تذکرہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ مسیح خواب و خیال کی پیداوار نہ تھا۔ وہ ایک حقیقی انسان تھا۔ انسان ہونے کے ناطے وہ اپنی آمد ثانی کے زمانہ میں بھی ایک انسانی بچہ کے طور پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ یہ کہ کسی بھوت پریت یا ماورائی مخلوق کے طور پر ظاہر ہو محض خواب و خیال میں بسی ہوئی ہستیاں انسانی زندگی اور اس کے حقائق کا روپ کبھی نہیں دھارا کرتیں۔ جو لوگ خواب و خیال اور قصے کہانیوں کی دنیا میں جی رہے ہوتے ہیں ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ جب ان کے درمیان کوئی نجات دہندہ مبعوث ہو تو وہ اسے شناخت کر لیں۔

اگر عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق یسوع واقعی خدا کا بیٹا تھا تو پھر اس کی آمد ثانی کے بارہ میں یہی سمجھا جائے گا کہ وہ بڑی شان اور جاہ و جلال کے ساتھ اپنے فرشتوں کے جلو میں ان پر ہاتھ رکھے واپس آئے گا۔ لیکن اگر یہ محض ایک رومانوی خیال آفرینی اور تصور کا نیرنگ کمال ہے تو ایسی صورت میں بڑی شان اور جاہ و جلال کے ساتھ واپس آنے کا واقعہ کبھی پیش نہیں آئے گا۔ دنیا اس انوکھے واقعہ کو رونما ہوتے ہوئے کبھی نہ دیکھے گی۔ خدا انسان کے روپ میں اس شان سے اتر رہا ہے کہ فرشتوں کے ایک جم غفیر نے اسے سہارا دیا ہوا ہے اور ساتھ کے ساتھ وہ اس کی حمد کے ترانے بھی گا رہے ہیں۔

یہ پورا تصور ہی ایسا ہے کہ انسانی عقل و دانش اور منطق نیز انسانی ضمیر ان میں سے ہر ایک اس سے کراہت محسوس کرتا اور اسے دھتکار دیتا ہے۔ یہ پریوں کی کہانیوں کی طرح سراسر لایعنی ایک ایسی کہانی ہے جو انسانی استعدادوں اور صلاحیتوں کو تھپک تھپک کر سلا دینے کے لئے پہلے شاید ہی کبھی گھڑی گئی ہو۔ برخلاف اس کے اگر یسوع مسیح کی حیثیت اور مقام کے متعلق فہم و ادراک پر پورے اترنے والے جماعت احمدیہ کے نظریہ اور عقیدہ کو تسلیم کر لیا جائے تو سہانے خوابوں کی پوری تخیلاتی صورت حال حقیقت کے آئینہ دار ایک ایسے منظر نامہ میں بدل جاتی ہے جو نہ صرف انسانی فہم کے لئے قابل قبول ہے بلکہ جسے نوع انسانی کی پوری تاریخ کی زبردست تائید و حمایت حاصل ہے۔ ایسی صورت میں ہم ایک ایسے نجات دہندہ کے منتظر ہونگے جو بعثت اولیٰ کے مسیح سے ہرگز مختلف نہیں ہو گا۔ ہم ایک ایسے عاجز انسان کے مبعوث ہونے کی توقع کر رہے ہونگے جو بعثت اولیٰ کے مسیح کی طرح عام انسانوں کے مانند پیدا ہوا ہو گا اور جو اپنی اصلاحی مہم کا اسی انداز سے آغاز کرے گا جیسے کہ پہلے مسیح نے کیا تھا۔ وہ مذہباً انہی لوگوں میں سے ہو گا جو اپنے اعمال و کردار اور حال احوال کی رو سے یہودیہ (Judea) کے یہودی باشندوں سے مماثلت رکھتے ہونگے اور وہ لوگ اس کے موعود مصلح ہونے کے دعوے کو جھٹلا کر نہ صرف اس سے لاتعلقی کا اعلان کریں گے بلکہ اسے اور اس کے مشن کو ملیامیٹ کرنے کے لئے وہ سب حربے استعمال کریں گے جنہیں استعمال کرنا ان کے بس میں ہو گا۔ دوسری بار آنے والا مسیح وہ پوری زندگی دوبارہ بسر کرے گا جو پہلی بار آنے والے نے اس سرزمین پر بسر کی تھی اور اس کے ساتھ بھی پہلے جیسا ہی نفرت بھرا، اہانت آمیز اور کبر و غرور کا آئینہ دار سلوک کیا جائے گا۔ وہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں دکھ نہیں اٹھائے گا بلکہ ایسی ہی معاند طاقتوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے گا جنہوں نے بعثت اولیٰ کے وقت پہلے مسیح کی مخالفت کی تھی اور اسے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا تھا۔ وہ نیا آنے والا اس عظیم بیرونی حکمران طاقت کے ہاتھوں بھی دکھوں میں مبتلا کیا جائے گا جس کے زیر تسلط وہ محکوم لوگوں میں پیدا ہوا ہو گا۔

بیسویں صدی کے اوائل زمانہ کے ایک ممتاز روسی صحافی پی۔ ڈی۔ آؤس پنسکی (P. D. Ouspen-sky) نے مسیح کی آمد ثانی کے موضوع پر لکھتے ہوئے اپنی کتاب میں اس جیسے ہی نظریہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:-

"یہ کسی لحاظ سے بھی کوئی نیا نظریہ نہیں ہے کہ اگر مسیح بعد میں آنے والے کسی زمانہ میں پیدا ہوا تو نہ صرف یہ کہ وہ اس وقت کے مسیحی کلیسیا کا سربراہ نہیں بن سکے گا بلکہ اغلباً اس کا مسیحی کلیسیا سے کوئی تعلق یا واسطہ ہی نہ ہو گا۔ ہو گا یہ کہ کلیسیا کے بہت ہی پرشکوہ اور قوت و اقتدار کے دور میں اس نووارد مدعی مسیحیت کے ملحد ہونے کا اعلان کر دیا جائے گا اور اسے تعذیبی ستون یا کھمبے سے باندھ کر نذر آتش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائے گی۔ خود ہمارے انتہائی روشن خیال زمانہ میں کلیسیا نے اپنے مخالف مسیح خدوخال اور خصائص کو اگر ترک کیا بھی ہے تو ظاہری لحاظ سے کیا ہے (فرق یہ پڑا ہے کہ) اب وہ انہیں چھپانے لگے ہیں۔ شاید مسیح فقیہوں اور فریسیوں کے ہاتھوں دکھ اٹھائے اور ظلم سہے بغیر (آبادیوں سے دور) صرف روسی راہب خانہ میں ہی زندگی گزار سکتا تھا"۔

(P.D.Ouspensky, 'A new Model of-Universe' P.149—150. Kegan Paul, Trench,Trubener & Co. Ltd. 1938)

یہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے مطابق خدائی پیغمبر اور آسمانی مصلح دنیا میں بھیجے جاتے ہیں۔ اس کے سوا نبیوں اور مصلحین کے مبعوث کئے جانے کا جو بھی تصور یا نظریہ ہے وہ محض بناوٹی اور جعلی ہے اور اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

ہمیشہ یہی ہوتا ہے اور ہمیشہ یہی ہوتا چلا آ رہا ہے کہ جب آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق خدائی ماموروں کی بعثت ظہور میں آتی ہے تو وہی لوگ جن کی اصلاح اور نجات کے لئے ان ماموروں کو بھیجا جاتا ہے انہیں شناخت کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تاریخ کے اس مرحلہ میں وہ پہلے ہی اپنے آنے والے مصلح اور نجات دہندہ کی ہستی کو حقیقت کی بجائے تصوراتی سانچے میں ڈھال چکے ہوتے ہیں۔ وہ توقع یہ کر رہے ہوتے ہیں کہ آنے والے مصلح کا ان کے خواب و خیال میں جو نقشہ بسا ہوا ہے اس کے مطابق ہی کوئی مصلح ان کی نجات کے لئے مبعوث ہو گا۔ جبکہ تاریخی حقیقت اسی انداز میں اپنے آپ کو دہراتی ہے جس انداز میں وہ سب سے پہلے مصلح کی بعثت کے وقت سے اپنے آپ کو دہراتی چلی آ رہی ہے۔ آسمانی مصلح ہمیشہ عاجز انسانوں کی حیثیت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ انسانی ماؤں کے بطن سے ہی جنم لیتے ہیں اور اپنی زندگی میں وہ ہمیشہ انسان ہی تصور کئے جاتے ہیں اور انسانوں والا سلوک ہی ان کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے۔ ان کی وفات کے بہت بعد ایسا ہوتا ہے کہ لوگ انہیں خدائی صفات سے متصف کرنے اور انہیں رفتہ رفتہ خدا کا درجہ دینے کی مساعی کا آغاز کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کی بعثت ثانیہ کے وقت یہ ناممکن ہو جاتا ہے کہ لوگ انہیں آسانی سے قبول کر لیں۔

جب اپنے خیالات کی دنیا میں مگن رہنے والے اس طرح کے مذہبی لوگوں کو آسمانی مصلحین کی صداقتوں کی حقیقتوں سے واسطہ پڑتا ہے جو ہمیشہ عام انسانوں کی طرح ظاہر ہوتے ہیں تو وہ انہیں فی الفور مسترد کر دیتے ہیں۔ جب کوئی کسی پری کے آنے یا بھوت پریت کے ظاہر ہونے کا منتظر ہو وہ اس کی بجائے کسی عام انسان کے ظاہر ہونے کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ دنیا مسیح کی بعثت ثانی کو جو پہلے ہی ظہور میں آ چکی ہے مشاہدہ کرنے اور پہچاننے میں ناکام رہی۔ اس نے ظاہر ہونے والے مسیح کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

شاید بعض لوگوں کے نزدیک یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہو (کہ مسیح کی بعثت ثانی پہلے ہی ظہور میں آ چکی ہے پر بعثت اولیٰ کی طرح اب کے بھی اسے پہچاننے میں ناکام رہی) اور عین ممکن ہے کہ اکثر قارئین اس دعویٰ کو یکدم مسترد کر دیں اور سوچیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مسیح آیا بھی اور چلا بھی گیا اور وہ چلا بھی گیا اس حال میں کہ دنیا کو اس کی آنے کی کوئی خاص خبر نہ ہوئی اور اس نے اتنے اہم واقعہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہ کی؟ وہ اس طرح کیسے آ سکتا اور آنے کے بعد واپس جا سکتا تھا کہ پوری دنیائے عیسائیت اور سارے عالم اسلام نے اس کی طرف کوئی دھیان ہی نہ دیا؟ ازمنہ جدید نے ایسے بہت سے مدعی دیکھے ہیں جنہوں نے وقتی ہلچل مچائی لیکن آج وہ کہاں ہیں اور کون انہیں جانتا ہے؟ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اس میں بہت سے ملکوں میں خود رو پودوں کی طرح نئے نئے مسلک پھوٹ نکلتے ہیں اور اسی طرح وقفہ وقفہ سے مسیح کے واپس آنے کے بڑے ہی انوکھے دعوے یا اس کے عنقریب آنے کا اعلان کرنے والے نقیبوں کے دعوے سننے میں آتے رہتے ہیں۔ شاید یہ دعویٰ بھی ایسے ہی دعووں میں سے ایک دعویٰ ہو سکتا ہے اس لئے ایک سنجیدہ مزاج شخص اس کے متعلق غور اور سوچ بچار سے کام لے کر اپنا وقت کیوں ضائع کرے؟۔ یہ صحیح ہے کہ اس بارہ میں بڑے ہی گہرے شبہات پیدا ہونگے اور لوگوں کو ایک عجیب الجھن درپیش آئے گی لیکن ہم ایسے قاری کی توجہ ایک خاص امر کی طرف مبذول کرانے کی جسارت کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وہ ذرا اس صورت حال کو ذہن میں لائیں اور ذہنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کریں کہ جب مسیح فی الحقیقت دنیا میں آ جائے گا لیکن اس سے پہلے ذہنی طور پر یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ کیا اس کا آنا محض ایک خیال یا تصور کی حیثیت رکھتا ہے وہ بنفس نفیس یا اپنے کسی نمائندے کے ذریعہ فی الحقیقت دنیا میں دوبارہ آ سکتا ہے؟ قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے مندرجہ بالا شبہات کے ازالہ کے رنگ میں کچھ عرض کرنے اور جواب دینے کی کوشش کریں اس سوال کو حل کرنا ازبس ضروری ہے۔

کیا دنیا (خواہ وہ عیسائی دنیا ہو یا مسلم دنیا) نفسیاتی طور پر اس ذہن اور مزاج کی حامل ہے کہ وہ یسوع کی آمد ثانی کو قبول کرنے کے لئے بیتاب بیٹھی ہو؟ اگر وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہے تو سوال یہ ہے کہ وہ کس شکل اور انداز میں اس کے آنے اور اسے قبول کرنے پر آمادہ ہے؟ جب مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کے واضح اور غیر مبہم نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو ان کے نزدیک اگر یسوع نے واپس آنا ہی ہے تو بڑی شان و شکوہ کے انداز میں اور بڑے ہی روشن نشانوں کے ساتھ آئے گا۔ وہ بقول ان کے دن کے روشن اجالے میں آسمان سے، اپنے فرشتوں کا سہارا لئے اس طور سے نازل ہو گا کہ انتہائی شکی مزاج اور متشکک انسان کے لئے بھی اسے قبول کرنے سے انکار کرنا ممکن نہ رہے گا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کی دنیا کے لئے محض خوابوں کی دنیا میں بسا ہوا ایک خیالی یسوع ہی قابل قبول

ہے۔ ایسا یسوع نوع انسان کی پوری تاریخ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اگر مذہبی تاریخ کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جائے تو بیس یوں مثالیں ایسی نظر آتی ہیں کہ بانیان مذاہب یا دوسری مقدس ہستیوں کے بارہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ سب آسمان کی طرف صعود کر گئے تھے۔ ایسے دعاوی اس قدر وسیع پیمانہ پر اور اس قدر زیادہ تعداد میں ملتے ہیں کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ عالمگیر سطح پر انسان میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنے مذہبی رہنماؤں کا مرتبہ بلند کرنے اور انہیں انسانیت کی حدود و قیود سے بالا ہستی کا حامل قرار دینے کے لئے وہ ایسی بے سروپا کہانیاں ضرور گھڑ لیتے ہیں۔ سوال یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ ہم اس نوعیت کی مبینہ باتوں کو جنہیں دنیا کے اربوں انسان آج بھی درست تسلیم کرتے ہیں کیسے جھٹلا سکتے ہیں؟ صرف ان مسلمانوں اور عیسائیوں کی تعداد جو ان یا ان جیسے دوسرے انوکھے واقعات پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں دل سے سچا جانتے ہیں دو ارب سے بھی زیادہ ہے سو ایک قاری یہ پوچھ سکتا ہے کہ ہمیں یا دنیا میں کسی اور کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وسیع پیمانہ پر مسلمہ ایسے عقائد کو غیر حقیقی اور تصوراتی قرار دے کر ان کا انکار کر دیا جائے۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ایسے دعاوی کو جھٹلانے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ خود ان مذاہب کے صحائف (اور بالخصوص ان کے قدیم نسخوں) سے ان دعاوی کی تائید نہیں ہوتی، بے انتہا محنت و مشقت درکار ہوگی۔ ایک دفعہ مماثل و متبادل توجیہات و تشریحات کی دھند میں قدم رکھنے کے بعد معاملہ آکر ختم ہوتا ہے انتخاب و ترجیحات پر یعنی کوئی کسی تشریح کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی اور تشریح یا توجیہہ کو باقی تمام دوسری تشریحات و توجیہات پر ترجیح دیتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں صحائف یا مرقومہ مذہبی تاریخ کو لفظاً لفظاً صحیح ماننے یا اسے استعارہ کے رنگ میں تمثیلی حیثیت دینے کا مشغلہ ہر کسی کے لئے ایک کھیل بن کر رہ جاتا ہے۔ اندریں حالات باہم مخالف و متناقض تشریحات کی دلدل میں قدم رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس طرح یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس بھاری مشقت سے بچنے اور الجھن سے نکلنے کا ایک راستہ ہم قارئین کو دکھا سکتے ہیں سو ہم انہیں اس راستہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اب یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے کہ چاہیں تو اس راستہ کو اختیار کریں اور چاہیں تو اسے رد کر دیں۔

بحث و تمحیص اور استدلال کی خاطر آیئے ہم ایسے تمام مذہبی رہنماؤں کے بارہ میں ان دعاوی کو کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے تھے درست تسلیم کر لیتے ہیں اور انہیں جس طرح کہ وہ بیان کئے جاتے ہیں لفظاً لفظاً صحیح مان لیتے ہیں۔ اگر یسوع مسیح کے آسمان پر جانے کے مبینہ واقعہ کو سطحی انداز میں جوں کا توں تسلیم کر لیا جائے اور اس کی آمد ثانی کو بھی لفظاً لفظاً مبنی بر حقیقت مان لیا جائے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم دنیا میں بیان کئے جانے والے اسی طرح کے دوسرے واقعات کو درست تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔ الیاس، شاہ عالم یا اسلام میں شیعہ فرقہ کے بارھویں امام یا ہندوؤں کے خداؤں یا دوسری مقدس ہستیوں کے آسمان پر جانے کو (جن کے متعلق گمان کیا جاتا ہے کہ خدا نے ان کی شخصیت میں تجسم اختیار کیا تھا) آخر کیوں درست تسلیم کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ لہذا محفوظ اور بہتر طریق یہی ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جو ایسی بے سروپا باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں بے مقصد بحثوں میں الجھنے سے پرہیز کیا جائے۔ خیالی پلاؤ کے رنگ میں بے سروپا تصوراتی باتوں پر ایمان رکھنے والے ایسے بھولے اور ضعیف الاعتقاد لوگوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا وہ ان لوگوں میں سے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ کر بہت دور دراز واقع اپنی آسمانی آرامگاہوں میں جا چھپے اور وہیں غائب ہو گئے کسی ایک کے متعلق بتا سکتے ہیں کہ وہ کبھی زمین پر واپس آیا تھا۔ کیا پوری انسانی تاریخ میں سے ایک مثال ایسی پیش کی جا سکتی ہے کہ کوئی شخص جو مبینہ طور پر جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر گیا تھا وہ جسمانی طور پر واپس بھی آیا ہو؟ اگر کوئی ایسی مثال ہے تو ہمیں بھی دکھائی جائے۔

ایسے دعاوی کے کبھی پورا نہ ہو سکنے اور پورا ہونے کی کسی ایک مثال کے بھی موجود نہ ہونے کے پیش نظر ہمارے لئے دو راہوں میں سے ایک منتخب کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ یا تو ہم ایسے دعاوی کو دھوکے یا مغالطے پر مبنی قرار دے کر یک قلم مسترد کر دیں یا انہیں استعارہ قرار دے کر تمثیلی رنگ میں انہیں قبول کریں جیسا کہ خود مسیح نے الیاس کی آمد ثانی کے بارہ میں اس کے برنگ استعارہ پورا ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ امر ظاہر ہو جاتا ہے کہ جو لوگ مسیح کے لفظی معنوں میں آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں انہوں نے اپنے اور مسیح کی اصل حقیقت کے درمیان ایک رکاوٹ حائل کر دی ہے۔ اگر مسیح دوبارہ آئے گا تو اپنے سے پہلے آنے والے تمام مقدس مصلحین کی طرح ایک انسان کے طور پر ہی آئے گا۔ اگر وہ ایک عاجز انسان کے روپ میں آج آ جاتا ہے اور ایک ایسی سرزمین میں پیدا ہوتا ہے جو فلسطین میں واقع یہودیہ کی سرزمین جیسی ہے اور اسے اس امر پر مامور کیا جاتا ہے کہ وہ وہی کردار پھر ادا کرے جو اس نے اپنی پہلی بعثت کے وقت ادا کیا تھا تو کیا اس بار اس نئی سرزمین کے رہنے والے اس کے ساتھ ایسے طریق اور انداز کا سلوک کریں گے جو اس طریق اور انداز کے سلوک سے مختلف ہوگا جو اس کے ساتھ پہلے یہودیہ میں روا رکھا گیا تھا؟ ظاہر ہے اب پھر وہی سلوک ہوگا جو پہلے اس کے ساتھ ہوا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بادکروئزناخ (جرمنی) میں

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۷ویں سالانہ اجتماع کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

۲۶ مختلف اقوام کے ۸۰۰۰ سے زائد خدام و اطفال کی شرکت

بوزنین، جرمن، ترک، فرنچ اور عرب اقوام کے مختلف افراد کے ساتھ تین تبلیغی نشستوں کا انعقاد

شہر کی لیڈی میئر نے اختتامی اجلاس میں مختصر خطاب کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خیرسگالی کا اظہار کرتے ہوئے شہر کی چابی پیش کی

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی دلچسپ، روح پرور مجالس عرفان اور ولولہ انگیز خطابات

[جرمنی]: اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ۱۷واں سالانہ اجتماع بادکروئزناخ (جرمنی) میں ۲۴ تا ۲۶ مئی بخیروخوبی منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں فروری ۱۹۹۶ء میں اجتماع کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ ماہ مارچ میں ۵۲ افراد پر مشتمل اجتماع کمیٹی کے مختلف شعبہ جات نے کام کا آغاز کیا۔ ۱۰ مئی کو مقام اجتماع پر باقاعدہ وقار عمل ہوا اور دو ہفتہ تک مقام اجتماع کی تیاری جاری رہی جس میں مجموعی طور پر چار صد سے زائد خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ فرمایا (حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ الگ الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے)۔ ان ایام میں خدام و اطفال کے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، اذان کے مقابلے شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ۳۰۰ سے زائد خدام و اطفال نے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔

بوزنین، البانین، افریقن اور عرب خدام و اطفال کے لئے الگ مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں کبڈی، والی بال، باسکٹ بال، دوڑ، لمبی چھلانگ، کلائی پکڑنا اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں کی تیاری کے لئے خدام و اطفال نے پہلے اپنے اپنے زون کے ابتدائی مقابلوں میں حصہ لیا اور پھر ریجنل سطح پر منتخب ہونے کے بعد قومی اجتماع کے مقابلوں میں شامل ہوئے۔ مختلف سطحوں پر ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال کی کل تعداد گیارہ سو سے زائد رہی۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خدام و اطفال کے بعض فائنل مقابلہ جات کو دیکھا اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ مقام اجتماع کے ساتھ ملحقہ کھیل کے میدان بہت وسیع اور خوبصورت تھے۔ الحمدللہ کہ تمام انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی اجلاس میں مختلف مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال اور مجالس میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اختتامی اجلاس میں شہر کی لیڈی میئر نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور حضور سے ملاقات پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی اس شہر میں خدام کو اجتماع کرنے کی دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب میں خدام کو خصوصیت سے عدل اور احسان کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کی نصیحت فرمائی اور مختلف مثالوں سے عدل اور احسان کے وسیع مضمون کو اجاگر فرمایا۔ آخر پر پرسوز دعا کے ساتھ یہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ اپنے اختتام کو پہنچا۔

وہ لوگ جو حقیقی رب سے تعلق توڑتے ہیں یہ وہم ہے کہ وہ بے خدا رہتے ہیں۔ ان پر ان کی خواہشات اس طرح غالب آجاتی ہیں جیسا مومن بندوں پر خدا کا تصور غالب آتا ہے اور اندھا دھند ان خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ جرائم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو

(مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام)

خطبہ جمعہ

جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں، جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء مطابق ۲۶ شہادت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۲﴾ (سورہ ابراہیم: ۳۲)

آج چھبیس اپریل ہے اور چند دن پہلے شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ والے جو ہمارے سلسلے کے پرانے مبلغ رہے ہیں اور ساری عمر خدمت دین میں انہوں نے صرف کی ہے ان کو بہت سی باتیں ایسی ہیں جو یاد رہتی ہیں اور وقت پر یاد دلاتے بھی رہتے ہیں چنانچہ ان کا خط آیا کہ وہ ۲۶ اپریل کا دن طلوع ہونے والا ہے جو منحوس بھی تھا اور بہت مبارک بھی تھا۔ اور واقعہ یہی ہے کہ اس دن کی اس سے بہتر تعریف نہیں ہوسکتی کہ ایک ایسا منحوس دن طلوع ہوا جو بہت ہی مبارک ثابت ہوا مگر بیک وقت بعضوں کے لئے منحوس اور بعضوں کے لئے مبارک۔

آج جمعہ کا دن ہے اور چھبیس اپریل کا وہ دن ہے جب ۱۹۸۴ء کو ضیاء الحق پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر نے ایک ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعے جماعت احمدیہ کی آزادیاں چھینیں اور ان آزادیوں کی چوٹ آزادی ضمیر پر تھی۔ اصل میں پیغام حق سنانے پر ضربیں لگائی گئی تھیں۔ ہر ممکن کوشش کی گئی تھی کہ جماعت احمدیہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعلان کرنے سے روک دیا جائے۔ اور زبان کی حد تک یہ پابندیاں نہیں لگائی گئیں بلکہ یہاں تک بھی اس آرڈیننس میں ان پابندیوں کو سخت کرنے اور احمدیوں کو جکڑنے کا خیال رکھا گیا کہ کوئی احمدی اپنی طرز سے بھی، اگر بولے نہ بھی محض اپنی طرز زندگی ہی سے مسلمان دکھائی دے تو یہ بھی اس کا جرم ہوگا تاکہ احمدیت کا اسلام سے تعلق کلیۃً ہر پہلو سے کاٹ دیا جائے صوتی لحاظ سے بھی اور تصویری لحاظ سے بھی۔ یہ اس آرڈیننس کا آخری مقصد تھا۔ اور اس کے بعد جو حالات رونما ہوئے ہیں اس میں ہرگز کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے منحوس دن ثابت ہوا ہے۔ اس دن کے بعد پھر پاکستان کی ساری برکتیں ایک ایک کرکے اٹھائی گئیں۔ ہر اچھی بات پاکستان سے رخصت ہوئی جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ دیتا ہے ویسے ہی ہر نیکی، ہر خوبی، ہر اعلیٰ قدر پاکستان کو چھوڑنے لگی۔ اور اب وہ فسادات کا ایک ایسا اکھاڑہ بن گیا ہے کہ نہ دوست کو دوست پر اعتبار رہا ہے نہ دشمن سے کسی خیر، کسی انسانی قدر کی کوئی دور کی توقع بھی کی جاسکتی ہے۔ کوئی قانون حائل نہیں رہا، کوئی انسانی قدر کا ضابطہ حیات ایسا نہیں جو پاکستان کے عوام کو دوسرے عوام کے حقوق سلب کرنے سے باز رکھ سکے۔ ہر ایک کی کوشش ہے اور کھلی کوشش ہے ایک انگریزی محاورہ ہے "FREE FOR ALL" آئے دن اخباروں میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ حکومت کی غنڈہ گردی ہے یا عوام کی غنڈہ گردی ہے یا کسی سیاسی پارٹی کی غنڈہ گردی ہے یا بعض مفاد پرستوں کی غنڈہ گردی ہے کسی نہ کسی ایک کی غنڈہ گردی کے الزام تو آپ کو ملتے ہیں اور حقیقت میں اس کے دفاع میں کبھی بھی کوئی قطعی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ سب کی ہے، سارے ملوث ہیں "FREE FOR ALL" ہے۔ اور مظالم کی داستان ایسی بھیانک ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچوں پر مظالم، ناموس کی حفاظت کرنے والے اداروں کا غریبوں اور بے کسوں کی ناموس سے کھل کھیلنا اور ایسے ظالمانہ طریق پر ان کی عصمتوں کو پامال کرنا کہ دنیا کے کسی ملک میں جہاں جنگ جاری نہ ہو عام امن کے حالات ہوں ایسے واقعات آپ کو دکھائی نہیں دیں گے۔ ساری دنیا کے جغرافیے پر نظر ڈال کر دیکھ لیں اس طرح آئے دن ان اداروں کی طرف سے جو اس بات پر مامور ہیں کہ وہ انسانوں کی عزت، مال، جان، مکان کی حفاظت کریں گے ان کی طرف سے عزت، جان، مال اور مکان پر ایسے حملے ہو رہے ہوں بلکہ ان سے بڑھ کر معصوم عورتوں کی ناموس پر ایسے حملے ہو رہے ہوں کہ کھلم کھلا بازاروں اور گلیوں میں شیطانی ناچ ناچے جائیں اور کوئی نہ ہو جو ان کو روک سکے۔ یہ ساری نحوستیں اس دن کی نحوستیں ہیں اور مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ کوئی تحریک ان کو روک نہیں سکتی، کوئی عدالتی کوشش ان کو روک نہیں سکتی، کوئی قانونی کوشش ان کو روک نہیں سکتی، کوئی سیاسی پروگرام ان بدبختیوں کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ ایسے انسان، ایسے بدبخت دل کی کمائی ہوئی بدبختیاں ہیں جس نے خدا کی ناراضگی مول لی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قوم کی قوم مول لے لے، صرف ایک شخص نہیں اس کی متابعت میں ساری قوم قبول کرلے تو اس کو پھر کوئی بچانے والا نہیں۔

پس آج کے دن سب سے پہلی جو تنبیہ ہے اور ضروری ہے کہ اس تنبیہ کو بار بار دہرایا جائے وہ یہی ہے کہ میں اس اپنی قوم کو متنبہ کرتا ہوں، ان کے دانشوروں کو، جن میں کچھ دانش باقی ہے کہ غور کرکے دیکھیں تو سہی کہ ان سارے ظلموں کی جڑ ہے کہاں؟۔ ۲۶ اپریل کے دن جو منحوس فیصلہ ہوا ہے ان تمام نحوستوں کی جڑ اس فیصلے میں ہے۔ اور اس کا ایک قطعی ثبوت یہ بھی ہے کہ جس نے خدا کے نام پر اور اسلام کی محبت کا دعویٰ کرکے اور ایک خادم اسلام کا روپ دھار کر یہ کارروائی کی خدا کی تقدیر نے اس کے پرخچے اڑا دیئے اس کی خاک اڑ گئی اس کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ ایک بھیانک آواز کے ساتھ وہ آسمان پر پھٹا ہے اور اس کے جسم کا ذرہ ذرہ خاک میں مل کر بگولوں کی نظر ہوگیا۔ ایک جبڑے کا نشان ہے مگر وہ بھی مصنوعی ہے جس کو ڈنچر کہتے ہیں اس کے سوا اس کا کوئی نشان باقی نہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں قربانیاں پیش کرنے والے، اپنے دین کے دفاع کے لئے عظیم کارنامے کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی انگلی نے تو نشاندہی کردی ہے، دکھا دیا ہے کون بدبخت تھا، کس کی نحوست ہے جو آج تک ساری قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ جب تک اس فیصلے کو تبدیل نہیں کروگے تمہارے دن نہیں پھر سکتے ناممکن ہے۔

مگر یہ ایک بابرکت دن بھی تھا اور اس کی برکتیں اسی آسمان سے نازل ہو رہی ہیں جس آسمان نے اس ظالم کی خاک اڑادی اور دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ یہ ایم۔ٹی۔اے جسے ہم کہہ رہے ہیں یہ حقیقت میں وہ آسمان سے نازل ہونے والی برکتیں ہیں جو نور کی صورت میں اتریں اور اتر رہی ہیں اور تصویروں میں ڈھل رہی ہیں اور آوازوں میں ڈھل رہی ہیں اور دن بدن زمین کے کناروں تک یہ تصویریں اور یہ آوازیں پہنچتی چلی جا رہی ہیں۔ پہلے سے زیادہ عمدگی اور قوت کے ساتھ ان کے پہنچانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اور اب تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جیسا کہ یورپ میں چوبیس گھنٹے ایم۔ٹی۔اے کا نظام جاری ہوا اور ہر لحہ جب بھی کوئی احمدی اپنا ٹیلی ویژن ON کرے گا یعنی کھولے گا اسے اسلام کی حمایت میں کوئی نہ کوئی آواز اٹھتی ہوئی دکھائی دے گی، کوئی نہ کوئی دینی پروگرام ضرور دکھائی دے گا۔

آج کے دن میں اہل پاکستان اور اہل ہندوستان اور اہل بنگلہ دیش اور دیگر ایشیائی ممالک کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ آج کے دن ایشیا کا پروگرام بھی چوبیس گھنٹے کا کیا جاچکا ہے۔ رات بارہ بجے جب کہ مغربی دستور کے مطابق جمعہ کا دن طلوع ہو رہا تھا وہ دن احمدیہ ایم۔ٹی۔اے کے چوبیس گھنٹے تک مشرق میں جاری رہنے کی خوشخبری لے کر طلوع ہوا ہے۔ یعنی سورج کے لحاظ سے طلوع نہیں بلکہ دن کے حساب کے لحاظ سے وہ دن چڑھا ہے عین بارہ بجے اور اس وقت سارے مشرق میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ احمدی ایم۔ٹی۔اے کا پروگرام چوبیس گھنٹے کا ہو چکا ہے۔ جو اس وقت پاکستان میں میری آواز سن رہے ہیں یا ہندوستان میں یا بنگلہ دیش میں اس غلطی سے اپنے ٹیلی ویژن بند نہ کریں کہ ساڑھے تین گھنٹے میں یہ پروگرام ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔ اب رات کے جس حصے میں بھی چاہیں صبح کے جس لمحے میں بھی ان کے دل میں خواہش اٹھے صرف وہ اپنا سوئچ ON کریں اور ان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دکھائی دے رہے ہوں گے۔

امریکہ میں بھی یہ ہوچکا ہے اور ایک حصہ کچھ باقی ہے یعنی افریقہ کا وہ حصہ جس کے لئے ہمارا، جس کو کہتے ہیں عالمی نظام جس کے تحت افریقہ میں بھی اور باقی دیگر ممالک میں بھی یکساں آسمان سے نور کی بارش اترنی ہے اس میں ابھی کچھ تاخیر تھی اس وجہ سے افریقہ کو ہم نے ابھی شامل نہیں کیا۔ لیکن یہ جو کوشش کی گئی کہ عارضی طور پر افریقہ بھی شامل ہو جائے اس کے رستے میں کچھ روکیں پڑتی رہیں اور بالآخر یہی بات بہتر نظر آئی کہ افریقہ کو عارضی انتظام میں شامل نہ کیا جائے۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ

انشاء اللہ اس جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے آپ کو یہ خوش خبری بھی سنا سکوں گا کہ وہ عالمی نظام جس کو وہ گلوبل ٹرانسمشن کہتے ہیں یعنی ایسا TRONSPONDENT جو پورے گلوب پر اپنی روشنی پھینکتا ہے اور وہ ہے بھی اس موجودہ نظام سے بہت طاقتور، اس گلوبل نظام کے ذریعے یعنی کرہ ارض پر یکساں نور اتارنے کے لئے جب انشاء اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے پاکستان اور ہندوستان میں دکھائی دے گی تو افریقہ کے ممالک میں بھی دکھائی دے گی اور آسٹریلیا میں بھی دکھائی دے گی اور جاپان میں بھی دکھائی دے گی، انڈونیشیا میں بھی بالکل صاف اور واضح طور پر دکھائی دے گی۔ غرضیکہ شاید ہی کوئی ایشیا یا افریقہ کا ملک ایسا رہ جائے جہاں وہ عام ڈش انٹینا پر صاف دکھائی نہ دے جہاں نہیں دے گی وہاں ذرا ڈش انٹینا کا سائز بڑا کرنے کی ضرورت ہوگی اور وہاں بھی وہ دکھائی دینے لگے گی۔

مگر اب تک جتنے بھی ایسے نظام جاری ہیں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو جو عطا کیا ہے وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس سے زیادہ طاقتور اور کوئی نظام موجود ہی نہیں ہے جو ہم لے سکتے۔ اور پھر آئندہ ساڑھے پانچ سال تک کا معاہدہ ہوچکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آئے دن کی یہ سر دردی کہ ٹرانسپانڈنٹ بدلا ہے یا سیٹلائیٹ بدلا ہے اس لئے اب اپنی ڈشوں کے رخ بدلیں اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ یہ نظام انشاء اللہ اس صدی کے آخر تک بھی چلے گا اور اگلی صدی کا پہلا حصہ بھی دیکھے گا۔ چنانچہ اگلی صدی میں دو سال تک بلکہ اڑھائی سال تک یہ نظام جاری رہے گا۔ تو اس لئے میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں اور سمجھا رہا ہوں کہ خدا کی تقدیر بعض دنوں کو بیک وقت منحوس بھی بناتی ہے اور بابرکت بھی بناتی ہے۔ اور ایک ہی دن کا منحوس ہونا، ایک ہی دن کا مبارک ہونا، بعضوں کے لئے منحوس ہونا، بعضوں کے لئے مبارک ہونا یہ صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان نشان ہے جس پہ انسان کا بس نہیں ہے، اسے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ تقدیر ہی ایسے دن تراشا کرتی ہے۔ آسمان ہی سے وہ طاقتیں اترتی ہیں جو بعض گھروں اور بعض ملکوں پر نحوستیں بن کر اترتی ہیں اور بعض گھروں اور بعض ملکوں پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں بن کر اترتی ہیں۔

بڑی بڑی حکومتیں ہیں، بڑے بڑے نظام جاری ہیں مگر چوبیس گھنٹے مسلسل ٹیلی ویژن جو چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر کرے، چوبیس گھنٹے دینی پروگرام پیش کرے اس کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

اب دیکھنے والے کی آنکھ ہے جیسا بھی دیکھے یہ نشان تو کھلے کھلے ہیں روز روشن کی طرح بات ظاہر ہوگئی ہے۔ مگر جس نے نہ دیکھنا ہو اس کی آنکھیں اندھی رہتی ہیں۔ دعا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نور بصیرت عطا فرمائے، دعا ہی ہے کہ اللہ ان کے دلوں کے تالے کھولے کیونکہ اس کے بغیر دیکھیں گے بھی تو اس کا فائدہ کوئی نہیں۔ سنیں گے بھی تو پیغام کی حقیقیت کو سمجھ نہیں سکیں گے۔ پس ایک تو یہ خوشخبری تھی جو میں نے آپ کو سنائی تھی۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اب ہم پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور دیگر مشرقی ممالک میں چوبیس گھنٹے کا پہلا ٹیلی ویژن سٹیشن پیش کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی وہاں نہیں ہوا۔ بڑی بڑی حکومتیں ہیں، بڑے بڑے نظام جاری ہیں مگر چوبیس گھنٹے مسلسل ٹیلی ویژن جو چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر کرے، چوبیس گھنٹے دینی پروگرام پیش کرے اس کی کوئی مثال دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

وہ سیٹلائیٹ کے ڈائریکٹر جن سے گفت و شنید ہو رہی تھی ان سے ہم نے درخواست کی تھی کہ ہمیں جو آپ نے وقت دیا ہے اس سے پہلے کردیں کیونکہ لوگوں کے شوق بڑے بڑھے ہوئے ہیں اور بھوک اتنی تیز ہوگئی ہے کہ اب ان سے برداشت نہیں ہوتا اور آئے دن خط ملتے ہیں کہ بس کرو، جلدی کرو اور جلدی کرو کب تک انتظار کراؤ گے۔ انہوں نے ایک خوشخبری یہ دی کہ یہ انتظام تو مکمل ہوگیا ہے اور دوسری خوشخبری یہ دی کہ وہ جو عالمی نظام تھا جس کو یہ کہتے تو ہیں کل کرے کا لیکن عالمی نظام سے مراد صرف اتنا ہے کہ ایک طرف کا نصف کرہ زمین پورے کا پورا اس نظام میں شامل ہو جاتا ہے۔ پس اس کی بھی ساتھ انہوں نے یہ خوشخبری دی اور کہا کہ مزید خوشخبری یہ ہے کہ آپ سے جو ہم نے وعدہ کیا تھا کہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو یہ پروگرام شروع کریں گے ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ غیر معمولی حالات میں ہمیں توفیق ملی ہے کہ ایک مہینہ پہلے شروع کر دیں گے۔ اب اس پر پیغام سننے والے نے کہا میں آپ کا بےحد ممنون ہوں بےحد شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے اتنی اچھی خبر سنائی مگر مجھے اپنے بڑے ڈائریکٹر کا پتہ دیں تاکہ میں ان کو شکریے کا خط لکھوں۔ انہوں نے جواب دیا شکریے کا خط ان کو کیوں لکھو گے، جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے یہ تمہارے اللہ نے تمہارے لئے کیا ہے اس لئے شکریہ ادا کرنا ہے تو اپنے خدا کا کرو۔ ایک عیسائی جس کو دنیا میں بظاہر مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اس سے معمولی سا واسطہ جماعت کا ہے وہ بار بار ایسے نشان دیکھ رہا ہے کہ اس کا دل یقین سے بھر گیا ہے کہ اللہ اس جماعت کے ساتھ ہے۔ پس اس کی طرف سے یہ پیغام اتنا پیارا لگا کہ میری آنکھیں جذبہ تشکر سے لبریز ہوگئیں، دل تو تھا ہی آنکھوں سے امڈنے لگا کہ اللہ کی شان دیکھیں ایک عیسائی ڈائریکٹر امریکہ سے جہاں احمدیت کا کوئی خاص تعارف بھی نہیں ہے وہ اس موقع پر کہ ہم چاہتے ہیں اس کے بڑے ڈائریکٹر کا شکریہ ادا کریں ہمیں بتا رہا ہے کہ ڈائریکٹر وائریکٹر کی کوئی بات نہیں ہے اپنے اللہ کا شکریہ ادا کرو جو تمہاری حمایت کر رہا ہے غیر معمولی حالات میں یہ باتیں ہو رہی ہیں۔

پس آج ہی کے مبارک دن یہ خوشخبری بھی ہمیں ملی کہ خدا تعالیٰ دنیا کی آنکھیں کھول رہا ہے ان کو دکھا رہا ہے مگر "جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے" جن کو نظر آنا چاہئے ان کو نہیں دکھائی دے رہا بالکل اندھے کے اندھے بنے بیٹھے ہیں۔ پس آج کے دن میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی قوم اور اپنے وطن کے لئے وہ جو پاکستانی ہیں دنیا میں جہاں بھی بستے ہوں پاکستان کی بقا کی خاطر ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہوش کی آنکھیں کھولے کیونکہ دن بدن یہ ملک اب ہلاکت ہی کی طرف بڑھ رہا ہے اور ان کو دکھائی نہیں دے رہا۔ ان کو پتہ نہیں لگ رہا کہ ہماری قوم کر کیا رہی ہے۔ اتنی مجرم ہو چکی ہے کہ نیکی، عدل، احسان کا تصور ہی اب اٹھ چکا ہے اور بےحیائی کے ساتھ عام باتیں ہوتی ہیں اس میں۔ اخباروں میں چرچے ہوتے ہیں اور کسی کو کچھ فکر نہیں۔ قاری صاحب ہیں قرآن کریم پڑھنے بچی آتی ہے اس کو اغوا کرکے دوڑے پھرتے ہیں ادھر ادھر اور واپس آکے جب لوگ پوچھتے ہیں کہ جناب قاری صاحب یہ کیا ہوا انہوں نے کہا کہ بس شیطان غالب آگیا اتنی سی بات ہے کچھ بھی نہیں کوئی ایسا بڑا واقعہ نہیں ہوا۔ یعنی ساری قوم پر ہی شیطان غالب آ رہا ہو تو وہاں ناموس رہے گی کیا۔ مگر اس دن کو میں اپنے ملک کے حالات کھولنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہتا وہ تو روز اخبار میں کھلتے ہی ہیں وہ پردہ دری جو خدا کر رہا ہے اس میں کسی مزید انسانی کوشش کی ضرورت نہیں ہے، دن بدن پردہ دری ہو رہی ہے اور دن بدن پردہ پوشی بھی ہو رہی ہے۔ یہ بھی ایک خدا تعالیٰ کی جاری تقدیر ہے کہ کہیں ستاری کے پردے ڈالتا ہے کہیں سے ستاری کے پردے اٹھا لیتا ہے۔

اور یہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے "سراً و علانیۃ" کا۔ اس تعلق میں اس آیت کے ترجمے کے بعد میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس عظیم ایم ٹی اے کے عالمی نظام کے لئے جو مالی قربانی جماعت احمدیہ نے پیش کی ہے اور جس ولولے کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر قربانی کی ہے اور جس تاکید کے ساتھ اپنے ناموں کو چھپانے کی درخواستیں کی ہیں اس کی بھی کوئی مثال آپ کو دنیا کے پردے پر کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ لوگ دس روپے کا نوٹ دیتے ہیں تو اونچا کرکے دکھا کے دیتے ہیں اور اگر کہیں کیمرہ ہو تو کیمرے کے سامنے اس کو کرتے ہیں کہ نظر آ جائے کہ اس نے دس روپے کا نوٹ پھینکا ہے اور لاکھ لاکھ ڈالر دینے والے بڑی منت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ آپ چندہ ادا کردیں اور ہمیں مطلع کردیں بس یہی بہت کافی ہے۔ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اس نے کیا دیا ہے۔ لاکھ لاکھ پاؤنڈ دینے والے دے کے چلے جاتے ہیں۔ مجھے ملتے ہیں مجھ سے بھی ذکر نہیں کرتے کہ یہ رقم ہم نے دین کی خاطر پیش کی ہے اور ہم آپ کو بتا دیں کہ ادائیگی کر چکے ہیں۔ بعد میں جب باقاعدہ عام رپورٹ ملتی ہے تو میں دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں کہ ابھی کل پرسوں تو یہ لوگ مل کر گئے تھے کوئی اشارۃً بھی ذکر نہیں کیا اور کھاتوں میں دبی ہوئی یہ رپورٹ نظر آگئی ہے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟

قرآن کریم نے اسی مضمون کو یہاں پیش فرمایا ہے "قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوٰۃ" تو کہہ دے کہ اے میرے بندو "الذین امنوا" وہ لوگ جو ایمان لائے ہو "یقیموا الصلوٰۃ و ینفقوا مما رزقنٰھم" نماز کو قائم کرو اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے "سراً و علانیۃ" چھپ چھپ کر اور ظاہری طور پر بھی "من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ و لا خللٌ" اس دن سے پہلے جس دن سب سودے بند ہو چکے ہوں گے۔ تجارتوں کے دفتروں کو تالے لگ جائیں گے۔ جیسے چھٹی کا دن آ جاتا ہے اور بینک بند ہو جاتے ہیں وہی نقشہ اللہ تعالیٰ کھینچ رہا ہے کہ جو کچھ کرنا ہے اس دن سے پہلے پہلے کرلو جب بینکوں کے دروازے مقفل ہو جائیں گے جب خدا کی راہ میں پھر کوئی تجارت قبول نہیں کی جائے گی۔ اور کیسے خرچ کرو؟ مخفی ہاتھ کے ساتھ بھی اور کھلم کھلا بھی، چھپ کر بھی اور علانیہ بھی۔

پس ایم ٹی اے کا نظام جو خاموش کہانی بتا رہا ہے ایک یہ کہانی بھی ہے کہ آج بھی خدا کے وہ بندے ہیں اور کثرت کے ساتھ ہیں اور دنیا کے ہر خطے میں ہیں جنہوں نے اتنا بڑا مالی بوجھ اٹھایا ہے مگر ایک آواز بلند نہیں کی کہ ہم ہیں جو یہ چندے دے رہے ہیں۔ ایک فہرست شائع نہیں ہوئی، ایک اعلان نہیں کیا گیا اور اس کے باوجود مسلسل وعدے آتے چلے جاتے ہیں، قربانیاں پیش ہوتی چلی جاتی ہیں، عورتیں ہاتھوں سے زیور اتارتی ہیں، گلوں کے زیور نوچ پھینکتی ہیں اور خدا کی راہ میں پیش کرتی ہیں کہ ہمیں ان میں اب کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اور کوئی شور نہیں، کوئی مطالبہ نہیں بلکہ تاکید ہے کہ خاموش رہیں۔ وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ یہ بندے پیدا ہوگئے ہیں جن کی خدا نے اس قرآن کریم میں یہ خوشخبری دی تھی اور محمد رسول اللہ کو فرمایا تھا کہ اے محمدؐ ان سے کہہ دو اے میرے بندو "یا عباداللّٰہ" نہیں فرمایا "عبادی" فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی عظیم تفسیر فرمائی ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا ایک عجیب مرتبہ ہے خدا کی کامل نمائندگی کا حق آپ کو دیا گیا اور چونکہ تمام عبادت کے حق، تمام عبادت کے اسلوب بنی نوع انسان نے آپؐ سے سیکھے اس لئے خدا کی نمائندگی میں کہتے ہیں اے عبادی۔ "یا عبادی" اے میرے بندو۔ محمد مصطفیٰؐ کی سنت پر چل کر ان کے بندے بنو گے تو خدا کے بندے بنو گے یہ اس میں پیغام ہے اور دوسرا یہ پیغام بھی ہے کہ اگر میری غلامی اختیار کرتے ہو تو میں تو ایسا ہوں کہ خدا کی راہ میں سراً بھی خرچ کرتا ہوں علانیہ بھی کرتا ہوں، دن کو بھی کرتا ہوں

رات کو بھی کرتا ہوں، مقصد اللہ ہے اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ تم بھی اپنی قربانیوں کو یہ رنگ دے دو پھر تم میرے عباد کہلاؤ گے۔

جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قوم کی قوم مول لے لے، صرف ایک شخص نہیں اس کی متابعت میں ساری قوم قبول کرلے تو اس کو پھر کوئی بچانے والا نہیں۔

پس اس آیت کا مضمون آج سب دنیا پر حیرت انگیز صداقت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی قربانی کی صورت میں پیش ہو رہا ہے اب یہ ماضی کی باتیں نہیں رہیں آج بھی محمد رسول اللہ کے ایسے عباد ہیں جو آپ کے نقش قدم پر چل کر وہ رنگ سیکھ گئے ہیں جو آپؐ کے رنگ تھے۔ آج بھی کروڑہا کی قربانیاں پیش کرنے والے ایسے خاموش ہیں کہ ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی مگر سارے عالم میں اللہ اور محمدؐ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ یہ وہ قربانی کا رنگ ہے جو اسلام نے ہمیں سکھایا۔ پس اس سے زیادہ پیارا، اس سے زیادہ عظیم، اس سے زیادہ دائمی حسن والا مذہب اور کوئی دنیا میں نہیں ہے جو ہر وقت، ہر زمانے میں اپنے پھل دیتا ہے اور محض تاریخی قصوں کے طور پر اپنی عظمتیں بیان نہیں کرتا مستقبل کے متعلق بھی بتاتا ہے کہ ایسا ہوگا آخرین میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوں گے اور ہو جاتے ہیں۔

اس مضمون کے تعلق میں میں آپ کو اب یہ بھی سمجھانا چاہتا ہوں کہ خدا کی خاطر خرچ کرنا اور خاموش رہنا یہ آتا کیسے ہے اور کیسے اس اعلیٰ قدر کی حفاظت کی جانی چاہئے۔ وہ کیا کرنا چاہئے جس کے نتیجے میں ہماری یہ صفت دائمی ہو جائے اور اس میں پھر کوئی تزلزل نہ آئے۔ سوال یہ ہے کہ جب بھی کوئی انسان اپنے عزیز مال کو کسی بات پر خرچ کرتا ہے تو کوئی مقصد اس کے پیش نظر ہوتا ہے۔ صرف پاگل ہے جو اسے پھینکتا ہے ورنہ کوئی ادنیٰ سودا کرتا ہے کوئی اعلیٰ سودا کرتا ہے کوئی کم قیمت لے لیتا ہے کوئی زیادہ قیمت لے لیتا ہے مگر قیمت کے بغیر انسان مال خرچ نہیں کرتا۔ ہاں ایک قیمت ہے جو تحفے کا رنگ رکھتی ہے وہ قیمت ہے جس میں محبت ملتی ہے اور کوئی مادی چیز ہاتھ نہیں بدلتی ورنہ تجارتوں میں ورنہ دوسرے سودوں میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی مادی قدر ہے جو روپے خرچ کرنے کے بدلے میں ملتی ہے آپ کہیں گے ٹیکس جب ہم دیتے ہیں تو کیا قدر ملتی ہے جب ٹیکس دیتے ہیں تو ساری قوم کی طرف سے جو تحفظ ملتا ہے جو بنی نوع انسان کے فائدے کے، رفاہ عامہ کے کام کئے جاتے ہیں ملکوں میں جو حفاظت کا نظام قائم ہے فوج اور پولیس کے ذریعے اور عدلیہ کے ذریعے ان کے پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ وہی جو ہم ٹیکس دیتے ہیں اس کی قیمت ہے۔ پس یہ وہم ہے کہ ہم بغیر قیمت کے اپنا روپیہ پھینک سکتے ہیں سوائے ایک سودے کے جو محبت کا سودا ہے جو عشق کا سودا ہے۔ اور اگر محبت اور عشق کا سودا خدا سے ہے تو پھر دنیا کو دکھانے کا کوئی تصور بھی ذہن میں نہیں آنا چاہئے، نہ آسکتا ہے۔ کیونکہ وہ محبت کا تحفہ جو دنیا کو دکھا کر دیا جائے جس کو پیش کیا جاتا ہے اس کے ہاں قبول کے لائق ہی نہیں رہتا، اسے رد کر دیتا ہے۔ کیونکہ ایک چیز کی آپ دو مختلف سمتوں سے قیمت وصول نہیں کر سکتے۔ جس کو بیچا ہے اس سے قیمت وصول کر سکتے ہیں لیکن اردگرد کھڑے ہوئے گاہکوں سے آپ اس کی قیمت وصول کر لیں اور بیچیں کسی اور کو یہ ناممکن ہے۔ پس جب بھی آپ خدا کی راہ میں چندہ دیتے ہیں تو یاد رکھیں یہ چندہ اگر خدا کی خاطر اور اس کی محبت کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا تو آپ کا مال ضائع ہوگیا۔ یہ ایک ایسا سودا ہے جو پاگل کا سودا ہے اس نے روپیہ پھینکا اور اس کے بدلے میں اسے کوئی قدر بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اسی لئے قرآن کریم ایسے لوگوں کو سب سے زیادہ گھاٹا پانے والا بیان فرماتا ہے۔ بڑے بےوقوف لوگ ہیں جس کے مونہہ کی خاطر یہ قربانی کی وہ مونہہ تو جیتا نہیں۔ اس مونہہ کا فیض تو پایا نہیں اور دنیا کی نظر میں وہ مال دکھا کر ان سے کچھ بھی ان کو نہ ملا سوائے اس کے کہ یہ سمجھتا ہے کہ ہم قابل تعریف ہوگئے مگر یہ بھول جاتا ہے کہ دکھاوا کرنے والا کبھی بھی قابل تعریف نہیں ہوتا۔

یہ عجیب بات ہے خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں ایک ایسا قانون بنا دیا ہے کہ دکھاوے کرنے والے کو کبھی بھی کوئی جزا نہیں ملتی کیونکہ وہ لوگ جو دکھاوے کو دیکھتے ہیں دکھاوے کو سمجھتے بھی ہیں۔ اور جہاں دل میں یہ شک گزرا کہ کوئی دکھاوا کر رہا ہے وہاں اس کی پہلی عزت، پہلی قدر و منزلت بھی دل سے اتر جاتی ہے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ وہ بےوقوفی میں سمجھ رہا ہے کہ میں نے اپنی بڑی شان کمائی ہے آج میں نے لوگوں کو دکھا کر ایک ہزار روپیہ خدا کی راہ میں پھینکا اور لوگ جو ہیں وہ مونہہ دوسری طرف کر کے یا ہنستے ہیں یا حقارت سے دیکھ رہے ہوتے ہیں یا گھروں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں بڑا بےوقوف آدمی ہے یہ بھی کوئی طریق ہے چندہ دینے کا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ ریاکاری ہے، دکھاوا ہے، دنیا کے کھیل ہیں اس سے زیادہ کوئی بھی حقیقت نہیں۔ پس نہ دنیا کمائی جاتی ہے نہ دین کمایاں جاتا ہے نہ انسان کی محبت جیتتا ہے ایسا شخص نہ اللہ کی محبت حاصل کرتا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہ مصرعہ ہے جو ایسے لوگوں کے حال پر صادق آتا ہے پس اللہ تعالیٰ بار بار قرآن کریم میں سراً کے ساتھ علانیہ کا بھی ذکر فرماتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر سراً ہی ضروری ہے اور اس قدر کی حفاظت کے لئے لازم ہے کہ ہم چھپا کر پیش کریں تاکہ ہمیں یقین رہے کہ خدا دیکھ رہا ہے اور یہی کافی ہے۔ اگر اس یقین سے ہمارے دل سرور سے بھر جاتے ہیں تو پھر ہمیں علانیہ کا حق ہے ورنہ نہیں اگر ہمارے مخفی ہاتھ کی قربانی ہمیں پوری لذت عطا نہیں کرتی بلکہ خلا سا محسوس کرتے ہیں تو پھر اگر ہم نے علانیہ قربانی کی تو مخفی قربانی میں جتنا نیکی کا حصہ تھا وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ علانیہ پھر جیت جائے گا وہ نیت کے اندر ایک بیماری کا کیڑا ہے جو بالآخر نیت کو کھا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے "سراً" کو اس لئے پہلے رکھا ہے اور "علانیہ" کو اس لئے بعد رکھا ہے کہ یاد رکھو مخفی قربانی اصل ہے۔ خدا کی خاطر، صرف خدا کی خاطر قربانی کرو کوئی اور دیکھے نہ دیکھے تمہاری بلا سے کوڑی کا بھی فرق نہ پڑتا ہو۔ ہاں کبھی یہ فرق ضرور پڑ جائے کہ دیکھے تو تمہیں تکلیف محسوس ہو، کسی کو علم ہو تو تم بےچینی محسوس کرو۔ یہ سراً کی قربانی ہے۔ اور ایسی قربانی کرنے والوں کی علانیہ قربانی ہر خطرے سے محفوظ ہو جاتی ہے بلکہ بعض زائد فائدے اپنے اندر رکھتی ہے۔ پھر ایسے لوگ جو کمزور ہیں جن کو پتہ نہیں کہ لوگ بڑھ بڑھ کر کیسی قربانی کر رہے ہیں ان کے اندر جو استباق کی روح ہے وہ بیدار نہیں ہوتی۔

علانیہ کے نتیجے میں دو باتیں پیدا ہو سکتی ہیں اول دکھاوے کی خاطر قربانیاں کرنا۔ اس کو تو خدا رد ہی کر چکا ہے جب سراً کا ذکر پہلے کر دیا تو دکھاوے کا دور کا بھی تصور اس آیت کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ پھر علانیہ کا دوسرا فائدہ کیا ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کا جو حکم قرآن کریم نے دیا ہے وہ حکم انسان کو جھنجھوڑ کے جگا دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے میں تو غفلت میں پڑا رہا، میرا فلاں بھائی خدا کی راہ میں اتنا آگے بڑھ گیا۔ اس نے یہ قربانی پیش کردی وہ قربانی پیش کردی۔ تو دکھاوے کی خاطر نہیں بلکہ اپنی سابقہ سستی اور غفلت کے ازالے کی خاطر ایسا شخص بیدار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ ایسے لوگ پیدا ہونے لگتے ہیں کہ جب وہ بیدار ہوتے ہیں تو پھر دکھاوے کی خاطر علانیہ قربانی سے بات شروع نہیں کرتے بلکہ مخفی قربانی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مخفی قربانی میں لذت پاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو پھر خدا بعد میں علانیہ کی بھی توفیق بخشتا ہے۔ مگر اگر اعلان ہی نہ ہو، اگر پتہ ہی نہ ہو کہ قوم میں کیسے کیسے قربانی کے مظاہرے ہو رہے ہیں تو قوم کا ایک بڑا حصہ اپنی لاعلمی اور غفلت میں سویا رہے گا اور اسے خدا کی راہ میں قربانی پیش کرنے کی تحریک ہی نہیں ہوگی۔

یہ وہ حکمت ہے جس کے پیش نظر قرآن کریم نے "سراً" کے ساتھ "علانیہ" کا مضمون لگایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ایسا کیا۔ قل یعبادی میں یہ مضمون ہے کہ محمد رسول اللہ اعلان کریں لوگوں میں کہ اے میرے بندو میں اس طرح کرتا ہوں تم بھی ایسا کرو۔ عبادی کہہ کر میں ایسے کرتا ہوں کا مضمون بیچ میں شامل کردیا۔ تم نے مجھے آقا مانا ہے، مجھے مالک بنا بیٹھے ہو۔ اپنا سب کچھ میرے سپرد کردیا ہے میرے ہاتھ پر اپنی ہر چیز کا سودا کرلیا ہے تو پھر جیسے میں کرتا ہوں ویسا تم بھی تو کرو۔ میں ایمان لایا خدا پر، نماز کے حق کو قائم کیا اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں مخفی طور پر بھی اور کھلے طور پر بھی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا ایک مخفی ہاتھ تھا اور وہ ایسا مخفی ہاتھ تھا کہ حدیثوں میں اس کا ذکر تک نہیں ملتا کیسے وہ ہاتھ چلتا تھا، سوائے اللہ کے کسی کو خبر نہیں۔ لیکن اگر وہ کھلا ہاتھ لوگوں کے سامنے نہ آتا تو صحابہ کی کثیر جماعت قربانیوں سے محروم رہ جاتی۔ وہ ہاتھ جو آج تک ہمیں دعوت فکر دے رہا ہے اور قربانی کی دعوتیں دے رہا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہمیں بلاوے بھیجتا ہے۔ اکثر وہ کھلا ہاتھ ہے جو ہمیں دکھائی دے رہا ہے اور نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا کھلا ہاتھ اسی طرح چلتا تھا۔

حضرت خدیجہؓ سے جب آپؐ کا عقد ہوا ہے تو جو کچھ دولت حضرت خدیجہؓ کی تھی وہ آپؐ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قدموں میں ڈال دی اپنے لئے کچھ بھی نہیں رکھا۔ اور جو کچھ آپؐ نے حاصل کیا وہ تمام تر ضرورت مندوں اور غرباء میں تقسیم کردیا اور نہ اپنے پاس کچھ رہنے دیا نہ خدیجہؓ کے ہاتھ میں کچھ رہنے دیا۔ ہاں وہ فن تجارت تھا جو وقتاً فوقتاً دولت کمانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ نے پھر اور برکتیں ڈالیں مگر یہ ایک علانیہ خرچ تھا یہ کوئی بندھا ہوا چھپا ہوا خرچ نہیں تھا۔ یہ وہ خرچ ہے جس کی یاد آج تک دلوں کو گرماتی رہتی ہے، اس کے اندر مزید قربانیوں کی تحریک پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جو کھلا ہاتھ چلتا تھا جس کا ذکر رمضان کے مہینے کے خطبات میں میں نے کیا صحابہ کہتے ہیں اس طرح خرچ کرتے تھے جیسے ایک تیز چلنے والی ہوا آندھی بن جائے۔ بہت ہی حیرت انگیز قربانیاں، مالی قربانیوں کے نمونے آپ دکھایا کرتے تھے لیکن دکھاتے تھے خدا کی خاطر، بندے کی خاطر نہیں۔ آپؐ کا دل "سر" میں تھا اسی لئے راتوں کا اکثر حصہ جاگتے تھے جب کوئی آنکھ آپؐ کو نہیں دیکھ رہی ہوتی تھی۔ پس "سر" کا ذکر نماز کے بعد کرنا ایک یہ بھی معنے رکھتا ہے۔

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring on **: 0181-265-6000**

اول تو عبادت کو ویسے ہی انفاق سے پہلے کا حق ہے یعنی مرتبہ اس کا ایسا ہے کہ انفاق سے پہلے ہی اس کا بیان ہونا چاہئے تھا مگر جس کی عبادتیں ایسی ہوں کہ جو "سراً" بھی ہوں اور "علانیۃً" بھی ہوں راتوں کو اٹھ کر بھی ہوں اور دن کی روشنی میں بھی ہوں اس کو حقیقت میں انفاق فی سبیل اللہ کا سلیقہ بھی "سراً و علانیۃً" آتا ہے اور وہ کر سکتا ہے۔ جس کی نمازیں صرف دکھاوے کی ہوں وہ بےچارہ کہاں خدا کی راہ میں مخفی خرچ کرسکے گا۔ پس جس نے اپنی راتوں کو چھپ کے جگایا ہو اس کی مخفی قربانی واقعتہً خدا کی خاطر ہے۔ اور کسی سوچ و بچار، کسی منطقی فارمولے کا نتیجہ نہیں بلکہ دل کا کاروبار ہے۔ اور یہ بھی ایک خاص بات قابل توجہ ہے کہ محبت کے کاروبار اپنے اندر اخفاء رکھتے ہیں اور اخفاء کو پسند کرتے ہیں۔ پس ایسا تحفہ کسی کو دیا جائے کہ کسی دوسرے کو کانوں کان خبر نہ ہو اور اس کی رضا انسان جیت جائے اور کسی کو پتہ ہی نہ ہو کہ کیسے جیتی گئی۔ یہ محبت ہی کا کرشمہ ہے، اس کے بغیر ہو نہیں سکتا۔

پس یہ وہ بات ہے جو میں آج آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، دل نشین کروانا چاہتا ہوں اس کو کبھی نہ بھولیں ورنہ یہ ہمارے اطوار یہ اعلیٰ نمونے جو خدا نے ہمیں عطا کئے ہیں یہ رفتہ رفتہ ہمارے ہاتھوں سے ضائع ہو جائیں گے۔ جو بھی مالی قربانی کرتے ہیں اللہ کی محبت کے نتیجے میں کریں، محض ذمہ داری ادا کرنے کی خاطر نہیں یا محض ثواب حاصل کرنے کی خاطر نہیں۔ ایک انفاق فی سبیل اللہ ثواب کی خاطر بھی ہوتا ہے۔ اس انفاق فی سبیل اللہ کو اللہ تعالیٰ تجارت کہہ کر بیان فرماتا ہے "هل ادلكم علىٰ تجارة تنجيكم من عذاب اليم" وہ تجارت کے سودے ہیں جس میں یہ سودا ہے کہ عذاب الیم سے بچایا جائے اور اس میں انسان غور کرتا ہے فکر کرتا ہے کہتا ہے دیکھو خدا کی خاطر قربانی کا وقت ہے میرے گناہ بخشے جائیں گے میری کمزوریاں دور ہوں گی۔ کئی قسم کے ایسے ذہن میں مفادات رکھتا ہے جن کو قربانی سے وابستہ کرتا ہے یہ ہے تو تجارت ہی مگر مقبول تجارت ہے وہ تجارت ہے جسے اللہ محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

وہ لطف جو خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اندر ایک ازلیت پائی جاتی ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والا ہے۔

مگر جس سودے کی بات میں کر رہا ہوں وہ خالصتاً محبت کا سودا ہے جیسے مائیں اپنے بچوں کے لئے کرتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض عاشق اپنے محبوبوں کے لئے کرتے ہیں ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ دنیا میں کسی کو علم ہوا ہے کہ نہیں ہوا۔ ہاں یہ فکر ہوتا ہے کسی اور کو علم نہ ہو جائے۔ پس یہ محبت کا سودا ہے جو خدا سے کریں تو پھر آپ کو "سراً" قربانی کا لطف عطا ہوگا اور یہ لطف آپ کو ہمیشہ کے لئے ایسی قربانی کا ADICT کردے گا۔ اس کا ایسا عادی بنا دے گا کہ اس نشے سے پھر آپ کو چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔ پس خدا کے لئے جو کچھ بھی کریں اس کی محبت میں کریں۔ اور اگر محبت کا جذبہ اس وقت موجزن نہیں ہوتا تو فکر کریں کہ آپ کی قربانی کو دوام کیسے ملے گا۔ اس کے لئے ایک دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے اسے آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ عربی زبان میں تو سب کے لئے بلکہ اکثر کے لئے یاد کرنا مشکل ہے مگر مضمون اس کا اتنا سادہ سا، پیارا سا ہے کہ ہر شخص کو وہ اپنی زبان میں آسانی سے یاد ہو سکتی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اے خدا مجھے اپنی محبت عطا کر۔ ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیری طرف لے جائے، ان لوگوں کی محبت عطا کر جن سے تو محبت کرتا ہے، ان چیزوں کی محبت عطا کر جو مجھے تیری محبت کی طرف کھینچ لے جائیں اور ایسی محبت عطا کر کہ شدید پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو لطف آتا ہے مجھے اس سے زیادہ تیری محبت میں لطف آنے لگے۔ یہ دعا اگر آپ کریں گے تو وہ چیز جو بظاہر ہمارے ہاتھ میں نہیں، ہمارے بس میں نہیں ہے وہ ممکن ہو جاتی ہے۔ پھر انسان ایک نئی زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ ایسا شخص جو مذہب پر محبت کے نتیجے میں عمل کرتا ہے وہی ہے جو بقا اختیار کرجاتا ہے۔ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی دوسری دنیا کا انسان بن جاتا ہے اور اسے کوئی خطرہ نہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر "الآ ان اولیآء اللّٰہ" کرکے فرمایا ہے "لا خوف عليهم و لا هم يحزنون" کچھ لوگ ہیں جو خدا کی خاطر استقامت دکھاتے ہیں ان کا ذکر الگ فرمایا ہے وہاں بھی "لا خوف" اور "لا حزن" کی بات ہے مگر اس آیت کی شان ہی الگ ہے فرماتا ہے "الآ ان اولیآء اللّٰہ لا خوف عليهم و لا هم يحزنون" خبردار سنو جو اللہ کے دوست بن جاتے ہیں ان کو کوئی غم نہیں کوئی حزن نہیں ان سب باتوں سے بالا ہو جاتے ہیں۔

پس محبت کی قربانی سے بہتر کوئی دنیا میں قربانی نہیں سب سے محفوظ قربانی یہ ہے اور یہی وہ قربانی ہے جو اس دنیا سے اس دنیا میں منتقل ہونے کا اول حق رکھتی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ وہ دن آنے والا ہے جب کہ یہ دفتر بند ہو جائیں گے۔ یہ قربانیوں کے سلسلے، یہ خدا کی خاطر خرچ کرنا چند روزہ زندگی ہی کے لئے ہے اس کے بعد یہ سب سلسلے ختم ہیں۔ اس سے پہلے پہلے کر لو اور خدا کو راضی کرلو خدا سے وہ محبت کے سودے کرو جو پھر ہمیشہ ہمیش تمہارے کام آئیں گے کوئی دنیا کا کھاتہ اس دنیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا مگر یہ کھاتہ جس کا قرآن کریم ذکر فرما رہا ہے ضرور تبدیل ہوگا۔ پس اس نقطہ نظر سے جب آپ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو وہ خرچ کرنا ایک عجیب لطف پیدا کرتا ہے اس خرچ میں قطعاً ذرہ بھی دل پر بوجھ نہیں پڑتا بلکہ حیرت انگیز سرور پیدا ہوتا ہے اور انسان اس دنیا میں دوام کے لمحات حاصل کر لیتا ہے۔ اسے ازل کا مزہ آنے لگتا ہے کہ ازل ہوتی کیا ہے۔

وہ لطف جو خدا کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اس کے اندر ایک ازلیت پائی جاتی ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والا ہے، ہمیشہ ہمیش کا ساتھ دینے والا ہے۔ پس اس پہلو سے آپ جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور کر رہے ہیں ان میں اور نکھار پیدا کرلیں۔ کرتے تو خدا ہی کی خاطر ہیں اگر خدا کی خاطر نہ کرتے تو شور پڑتا اور ایم۔ٹی۔اے اس بات کے لئے وقف رہتی کہ فلاں نے اتنے روپے دیدیئے اللّٰہ اکبر فلاں نے اتنے روپے دے دیئے اللّٰہ اکبر۔ اشارۃً بھی کسی کا نام نہیں لیا جارہا۔ ان کا ذکر ہی نہیں وہ فہرست ہی موجود نہیں۔ ہاں اللّٰہ اکبر کے نعرے ہیں جو بلند ہو رہے ہیں۔ اس لئے کرتے تو آپ خدا کی خاطر ہیں مگر خدا کی خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں اس میں نئے رنگ بھرے جاسکتے ہیں، اسے نئے حسن کے ساتھ نکھارا جاسکتا ہے اور یہ وہ حسن کا طریق ہے جو محسن بننے کا طریق ہے جو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اپنے اپنے رنگ میں، اپنی اپنی مالی قربانیوں یا خدا کی خاطر جو وقت آپ خرچ کرتے ہیں اس پر بھی آپ نگاہ رکھیں تو اپنے نفس کا یہ امتحان لیتے رہیں کہ اس کے نتیجے میں آپ کو کتنا سرور حاصل ہوا ہے۔ بوجھ پڑا تھا یا مزہ آیا تھا۔ اور اگر مزہ آیا تھا تو محبت کے بغیر آ نہیں سکتا۔ پھر خدا کے فضل سے آپ کو کم سے کم آشنائی ہوگئی ہے اس طریق کی۔ اور اگر بوجھ پڑتا ہے اور طبیعت میں ایک قسم کی فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ کب تک میں یہ کام کھینچ سکتا ہوں ایسے لوگ اپنی قربانیوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور ان کو مزید قربانیوں کی توفیق نہیں رہتی پھر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی بعض ایسے لوگ تھے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت زچ ہوتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ لکھتے ہیں کہ ٹیکس کے بعد ٹیکس نکلتا چلا آ رہا ہے اور آج بھی ایسے ہیں کہ کیا تم نے ٹیکسوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ایک قربانی دوسری قربانی۔ ابھی ایم۔ٹی۔اے بند نہیں ہوئی تھی تو مسجد لنڈن کی بات شروع کردی اور پھر یہ مسجد بر منگھم آگئی اور فلاں آگئی بوسنیا کا فنڈ آگیا ایمنسٹی کی خاطر جو ہم نے بنائی ہے ہیومینیٹی فرسٹ (HUMANITY FIRST) کیا کیا سلسلے شروع کر رکھے ہیں، اوپر سے انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، چندہ عام، وصیت، تحریک جدید، وقف جدید۔ ایک آدمی نے مجھے واقعتہً لکھا کیا دفتر کھل گئے ہیں بند کریں ان کو، ایک کردیں سب کچھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح لوگ بعض دفعہ لکھ دیا کرتے تھے بڑا زچ آ کے آپؑ فرماتے ہیں کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو احسان ہیں اللہ تعالیٰ کے جو تم پر جاری ہوئے ہیں۔ کون ہے اور قوم جس پر خدا نے ایسے احسان فرمائے ہوں کہ آئے دن ان کے لئے خدا کی محبت کی راہیں کھولی جا رہی ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو صرف محبت کی راہیں دکھائی دیتی تھیں۔ اور ہیں بھی محبت ہی کی راہیں۔ اس طرح انکو شناخت کریں گے تو دل دوڑے گا اگر جسم کو توفیق نہیں ملے گی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جب محبت کی راہیں کھلتی ہیں تو جسم کو توفیق ملے نہ ملے دل دوڑتا اور اڑتا چلا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جسمي يطير اليک من شوقٍ علا"

کہتے تو جسم ہیں مگر دل کی بات ہے اصل میں

جسمي يطير اليک من شوقٍ علا
يا ليت كانت قوة الطيران

اے میرے محبوب آقا میرا تو جسم ہر لحظہ تیری طرف پرواز میں ہے لیکن جسم نہیں دل ہے کیونکہ کہتے ہیں

"يا ليت كانت قوة الطيران"

اگر جسم ہی ہوتا تو یہ کیوں کہتے کہ مجھے کاش اڑنے کی طاقت نصیب ہوتی۔ مراد یہ ہے کہ دل اس طرح اڑتا چلا جا رہا ہے گویا جسم بھی ساتھ ہی لپٹا ہوا ہے۔ اتنا ولولہ ہے اتنا جوش ہے مگر اے حسرت کاش مجھے طاقت ہوتی میں واقعتہً اسی طرح اڑتا ہوا تیرے حضور حاضر ہو جاتا۔ یہ عشق کے سودے ہیں پس عشق میں جو رستے کھلتے ہیں وہاں جسم کو آگے بڑھنے کی توفیق ہو یا نہ ہو دل بڑھتے چلے جاتے ہیں روحیں لپکتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔

پس جتنی بھی قربانی کی راہیں آپ کو دکھائی جاتی ہیں اگر آپ یہی جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اسی طرح "لبيك اللهم لبيك" کہنا چاہتے ہیں جو اب حج کے دنوں میں تمام دنیا سے صدائیں بلند ہونگی تو محبت کے سودے کریں۔ حج بھی محبت ہی کا سودا ہے۔ اول سے آخر تک محبت کی کہانی ہے جو اس حج میں دہرائی جائے گی۔ سر منڈا کر ایک بےسلے کپڑے میں لپٹے ہوئے، دیوانہ وار ننگے پاؤں لوگ

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

طواف کریں گے بیت اللہ کا۔ لبیک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کرتے ہوئے لا شریک لک لبیک لک الحمد اور پھر والنعمۃ ہے ایک لفظ اور میرے ذہن سے اتر گیا ہے مگر بہرحال یہ جو تلبیہ ہے بار بار اس کی آوازیں بلند ہونگی یہ محبت کے سودے ہیں۔ سارا نقشہ ہی محبت کا ہے۔ تو دین کا انجام محبت ہے دین کا آغاز محبت ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو سر منڈا دیا جاتا ہے پیدا ہوتا ہے تو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جاتا ہے جب اس کو دوبارہ روحانی ولادت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ سر منڈا کر ایک کپڑے میں لپٹا ہوا خدا کے حضور حاضر ہو کر لبیک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کرتا ہے۔

محبت کی قربانی سے بہتر کوئی دنیا میں قربانی نہیں۔

یہ ہے دین کا خلاصہ جس کی تعریف عشق کے سوا ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی دنیا کا فلسفہ عشق کے سوا اس کی اور کوئی تعبیر نہیں کرسکتا۔ پس خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کریں محبت اور عشق کے جذبے سے خرچ کریں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ آپ کو یہ پہنچے گا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو عشق کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ قبولیت پر بہت ممنون ہوا کرتا ہے۔ وہ قبولیت پر احسان نہیں جتاتا بلکہ اس کی خدمت، اس کا تحفہ قبول ہو تو زیر احسان ہو کر اس در سے لوٹا کرتا ہے۔ پس خدا کے حضور جو محبت سے قربانیاں آپ پیش کریں گے ہمیشہ احسان کے جذبے سے لدے ہوئے اور دہرے ہوتے ہوئے واپس لوٹیں گے کہ اللہ کی شان اس نے ہماری حقیر قربانی کو قبول فرما لیا۔ اور اگر عشق کا جذبہ نہ ہوا تو بسا اوقات شیطان آپ کے دل میں رعونت پیدا کردے گا۔ آپ کہیں گے ہم نے اتنی قربانیاں کیں، ہم نے فلاں وقت اتنے چندے دیئے آج جماعت ہم سے یہ سلوک کر رہی ہے، آج ہم نے کوئی نادانی کی تو ہمیں بھی سزا دی جاتی ہے حالانکہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کیا کیا چندے دیئے تھے کتنی بڑی بڑی قربانیاں دی تھیں۔ یہ تکبر ہے جو کلیۃً ہر نیکی کو اس طرح چٹ کر جاتا ہے جیسے اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ نیکی کو تو چٹ کر جاتا ہے مگر اپنے گند پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور جتنی بیماریاں ہیں وہ ان کیڑوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے گند کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہوگیا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ دکھ ہے کس بات کا۔ کیڑوں کے داخل ہو کر اس کے خون کے ذروں کو کھانے کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تو انسان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ مجھ سے کیا ہو رہا ہے۔ جب وہ کیڑے اپنا گند جسم میں پھینکتے ہیں، جب وہ ٹوٹتے ہیں اور ان کے گندے ذرات بکھرتے ہیں تو اس غلاظت کا دکھ ہے جو انسان محسوس کرتا ہے۔ بخار کی صورت میں یا اور جسمانی دردوں کی صورت میں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ اگر تمہارے اندر محبت کے سوا کوئی اور کیڑا داخل ہوگیا اور ریاء کے ذریعے تم نے خرچ کرنا شروع کیا تو یہ ایسا بدبخت کیڑا ہے کہ تمہاری ہر نیکی کو چاٹ جائے گا کچھ بھی اس میں باقی نہیں رہنے دے گا۔ مگر میں نے اسی مضمون پر سوچا تو مجھے خیال آیا کہ ہاں ایک چیز وہاں باقی رہے گی ان کیڑوں کے ٹوٹے ہوئے بدن، ان کی گندگی، ان کا زہر جو سارے مالی وجود میں تعفن پیدا کرے گا اور بیمار مرتے ہوئے مریض پیچھے چھوڑ جائے گا۔

پس اپنی بقاء کی خاطر، اپنے ہر اس مفاد کی خاطر جو انسان کی روحانی زندگی سے وابستہ ہے، جس مفاد کا آپ کی اولاد سے بھی تعلق ہے، آپ کے حال سے بھی تعلق ہے، آپ کے مستقبل سے بھی تعلق ہے، اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی تعلق ہے ہر اس مفاد کی خاطر محبت کے محفوظ قلعے میں داخل ہو جائیں۔ جو بھی خدا کے لئے خرچ کریں، جب بھی خدا کے لئے خرچ کریں اپنے محبت کے دل کو ٹٹولیں اور دیکھیں اس میں سے کتنی محبت پھوٹی ہے۔ یہ آب زمزم ہے جو آپ کا آب حیات بن جائے گا۔ یہ ایڑیاں رگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور محبت میں بھی ایڑیاں رگڑی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے اور اس کو اپنے وجود میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک دفعہ پھر میں اہل پاکستان، اہل بنگلہ دیش، اہل ہندوستان اور دیگر مشرقی ممالک کو چوبیس گھنٹے تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے اجراء کی خوشخبری دیتے ہوئے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم سب کی طرف سے آپ سب کو مبارک ہو۔ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائے جب کہ عالمی رابطے کے ذریعے ہم زیادہ شان کا پروگرام آپ کے سامنے چوبیس گھنٹے مسلسل پیش کرسکیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ:۔ آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

اور زمانے کے لحاظ سے، جگہوں کے لحاظ سے قدریں نہ بدلیں۔ یہ نہ ہو کہ لنڈن مسجد آتے ہوئے اور پردہ ہو اور لنڈن مسجد سے باہر جاتے ہوئے اور پردہ ہو، یہ پردے جو ہیں یہ خطرناک ہیں۔ اگرچہ میں ان کو بھی کچھ نہ کچھ عزت سے ہی دیکھتا ہوں۔ میں کہتا ہوں چلو اتنی سی تو حیاء ہے کہ احمدیوں میں ہی آکر ہم ٹھیک ہو جائیں۔ لوگ بعض دفعہ مجھے کہتے ہیں ان کو کیوں آپ اجازت دیتے ہیں آنے کی۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ بہتر جانتا ہے میرے سامنے تو پردہ کر کے ہی آتے ہیں اتنی تو حیاء ہے نا۔ میں تو ان کو بھی ملاقات کی اجازت دیتا ہوں جو بالکل بے پرد آتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دل میں خیال آتا ہے کہ کچھ قدغن لگائی جائے، کچھ کہا جائے کہ آئندہ سے بے پردہ خاندان سے ملاقات نہیں کروں گا تو مجھے یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ ملنے جلنے سے جو نیک اثر پڑتا ہے اس سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

چنانچہ کئی دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بے پردہ خاندانوں کی جو بچیاں ساتھ آتی ہیں بڑے اپنے ڈھنگ نہ بھی بدلیں تو بچیاں نیک اثر قبول کرلیتی ہیں اور ان کے اندر تبدیلیاں ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی معین مثالیں ہیں کہ وہ ماں باپ جو بے پرد تھے ملاقاتوں کے دوران ان کی بچیاں قریب آئیں تو انہوں نے خود پردہ شروع کیا اور اپنے ماں باپ کو کہنا شروع کیا کہ ہم تو اسی طرح رہیں گی ہمیں تو یہ زیادہ پسند ہے۔ تو یہ وہ وجوہات ہیں۔ یہ نہیں کہ میں ان سے کوئی مرعوب ہوں خاص طور پر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ضرورت ہے کہ پیار اور محبت کے ساتھ سارے قافلے کو ساتھ لے کر چلا جائے اور تربیت کی جائے۔ مگر اگر عام معاشرے میں روزمرہ کے تعلقات میں یہ لوگ حد سے تجاوز کرنے لگیں اور نہ بے پردگی بلکہ بے حیائی کے طریق اختیار کرتے ہوئے احمدی شادیوں میں، احمدی بیاہوں میں حصہ لیں تو یہ چیز نقصان دہ ہے۔ ان کی تربیت وہاں نہیں ہوگی۔ جو معصوم بچیاں ہیں ان کی تربیت پر بداثر پڑنے کا احتمال زیادہ ہے۔ اس لئے ملاقات والا مضمون بالکل مختلف ہے اور اپنے روزمرہ کی بیاہ شادی یا دوسری سوشل رسموں میں ان کو کھلی چھٹی دے دینا کہ جس طرح چاہیں دندناتی پھریں یہ مناسب نہیں ہے۔ وہاں آپ لوگوں کو اب احتیاط کرنی چاہئے۔ کچھ ان کے اور اپنے درمیان پردے ڈالنے چاہئیں۔ ان سے کہیں بیبیو! تم آؤ بے شک سر آنکھوں پر۔ لیکن اس طرح نہ آؤ کہ ہماری بچیوں پر برا اثر پڑے۔ اپنے آپ کو سنبھال کر چلو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سوشل دباؤ ہے یہ بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے مگر اصل توقع تو دعا پر ہے اور دلوں کی پاک تبدیلی پر ہے۔ پردہ جہاں تک اسلامی روح کا تعلق ہے بظاہر قائم کیا جا سکتا ہے مگر بالباطن قائم کرنا ایک اور بات ہے۔ **اسلامی روح کا جہاں تک تعلق ہے جب تک دل میں نہ قائم ہو اس وقت تک ظاہری پردہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔**

اور یہ بھی غلط ہے کہ ایک انسان پردہ کرنے والی خاتون کو یہ طعنے دے کہ جی چھوڑو پرے۔ پردے کے پیچھے جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ یہ ایک نفس کی انانیت ہے، ایک قسم کا تکبر ہے۔ اور دراصل اس عورت کی نہیں بلکہ اسلام کے پردے کی تحقیر ہے۔ جو کچھ پیچھے ہوتا ہے اس کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اس کا خدا سے تعلق ہے۔ تم جو دکھائی دیتی ہو اس سے پرے بھی اور باتیں ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں، جن کو خود تم نے روک کے رکھا ہوا ہے۔ کسی عورت کو حق نہیں کہ وہ کہے کہ اچھا پھر بے پردگی تو اتنی رہی اس سے پیچھے جو کچھ ہوتا ہے وہ بھی ہمیں پتہ ہے۔ یہ تو پھر آپس میں لڑائیاں شروع ہو جائیں گی۔ گھٹیا، کمینی باتیں۔ میں جماعت کے معاشرے میں اس قسم کے طعن و تشنیع کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ یہ تربیت کا ذریعہ نہیں ہیں، یہ نفرتیں پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں، یہ اختلافات کو بڑھانے کا موجب ہیں۔ تربیت کے لئے پاک روح کی ضرورت ہے، قلبی محبت کی ضرورت ہے، اللہ سے تعلق کی ضرورت ہے۔ جو بات کہے خدا کی خاطر کہے اور خدا کی خاطر کہے تو لازماً سلیقے اور وقار کے ساتھ کہے۔ کیونکہ اللہ کے حوالے سے اس کی خاطر جو بات کی جاتی ہے اس میں کمینگی نہیں آ سکتی۔ پھر آپ کی نصیحت میں وقار پیدا ہوگا۔ پھر آپ کی نصیحت طعن و تشنیع کا رنگ اختیار کر ہی نہیں سکتی۔ گہرا درد اس میں پیدا ہوگا، گہری ہمدردی پیدا ہوگی اور وہ زیادہ تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھے گی۔ ورنہ اگر نفس کے تفاخر میں مبتلا ہو کر، خاندانی تفاخر میں یا معاشرتی تفاخر میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کو طعنے دیں گی یا ایک دوسرے کو نیچا دکھائیں گی تو یہ چیزیں آپ کے نقصان کا موجب ہیں، پردے کے فائدے کا موجب بہرحال نہیں بن سکتیں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

گھر پر کلمہ طیبہ لکھنے کی وجہ سے مقدمہ

[پریس ڈیسک]: فیصل آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق مکرم محمد اقبال صاحب ولد مکرم علی محمد صاحب آف چک نمبر ۱۰۹ مسعود آباد ضلع فیصل آباد کے خلاف اپنے گھر پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۸/سی تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۹۶ء کو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۶ء کو ان کی ضمانت ہوگئی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ان کو دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں"۔

محمد صادق جیولرز
MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے

عورت کا وقار اور عورت کی عزت اسلام کے پردے کی تعلیم سے وابستہ ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

(چوتھی قسط)

دوسری آیت جو میرے سامنے ہے:

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۴﴾

(الاحزاب: ۳۴)

یہ جو آیت ہے جس میں نسبتاً ایک سخت پردے کا حکم دکھائی دیتا ہے اس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیویوں اور اہل بیت سے خصوصیت سے ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض رشتوں کے نتیجے میں بعض خاندان خصوصیت کے ساتھ تنقید کا نشانہ بنتے ہیں اور ان کی رسمیں نسبتاً زیادہ آگے قدم بڑھا کر عام طور پر قبول کی جاتی ہیں۔ اگر وہ ایک قدم بے پردگی کی طرف آگے بڑھیں تو لوگ دس قدم اس حوالے سے پھر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ذمہ داریاں مختلف ہیں اور پھر اس میں مخالف آنکھوں کا بھی تعلق ہے، معاند آنکھوں کا بھی تعلق ہے۔ وہ بدنیتی سے ایسی عورتوں کو دیکھیں اور پھر موقع کی تلاش میں ہوں کہ ان کی عزت کو کسی طرح داغ لگائیں تا کہ ان سے تعلق رکھنے والوں کی عزت بھی مجروح ہو۔

یہ وہ مضمون ہے جس کے پیش نظر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور امہات المومنین کے لئے اور اہل بیت کے لئے خدا تعالیٰ نے نسبتاً سخت الفاظ میں پردہ بیان فرمایا ہے۔ لیکن وہاں بھی اس قسم کے برقع کا ذکر نہیں ہے جو ہمارے ہاں رائج ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ غلط ہے۔ یہ ایک انداز تھا جسے اختیار کیا گیا۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسے تنہا اسلامی نمائندہ پردہ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ کہیں گے تو اسلام کے آغاز میں جو مسلمان خواتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تربیت پا کر پردے کا نمونہ پیش کرتی تھیں ان میں یہ برقع آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ تو کیا یہ نتیجہ نکلے گا کہ ان کو تو پردے کا علم نہیں تھا بعد میں ہندوستان اور پاکستان میں پردے کا حقیقی علم ہوا تو انہوں نے اس کی صحیح صورت پیش کی۔ اس لئے جب میں ایک بات بیان کرتا ہوں تو لازم ہے کہ اس کے سارے پہلو کھول کر آپ کے سامنے رکھوں تا کہ غلط فیصلے نہ کریں۔

یہ میں پھر دوبارہ اصرار کرتا ہوں کہ جن کو یہ پردہ ورثے میں ملا ہے اگر انہوں نے بے احتیاطی کی اور اسے یہ عذر رکھ کر اتار پھینکا کہ اسلام کے آغاز میں اس قسم کا برقع نہیں تھا تو وہ اپنے آپ کو بھی شدید نقصان پہنچائیں گی، اپنی نسلوں کو بھی شدید نقصان پہنچائیں گی اور ان کی نسلوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ اس لئے جس صورت حال میں کوئی انسان پکڑا جائے اس کے مطابق موزوں طریق اختیار کر کے اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس ایک لمبا سفر ہے۔ ایک وقت آئے گا بالآخر جب کہ جماعت احمدیہ کو ایک ہی قسم کا عالمی پردہ پیش کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ جس میں پردے کی روح ہمیشہ پیش نظر رہے گی اور اسے ہی بنیادی اہمیت دی جائے گی۔

مگر جب میں مختلف پردوں پر تبصرہ کرتا ہوں تو اس سے ہرگز یہ نتیجہ نہ نکالیں اور پھر میرے حوالے دے کر اپنے نفس کی بھٹکی ہوئی خواہشات کی تسکین نہ کریں کہ انہوں نے کہہ دیا کہ یہ برقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں موجود نہیں تھا اس لئے اس کو اتار پھینکو۔ ہرگز میں نے یہ نہیں کہا، نہ میں اسے مناسب سمجھتا ہوں۔ پاکستان کے ماحول میں خصوصاً ان خاندانوں میں جو اقتصادی لحاظ سے اوپر کے مرتبے پر ہیں، اس قسم کی حرکت بڑی سخت نقصان دہ ہوگی۔ رفتہ رفتہ مزاج میں تعدیل پیدا کریں، اعتدال کے ساتھ ضرورت سے زیادہ سختیاں جھاڑنی شروع کریں لیکن جو قدم بھی اٹھائیں اس میں قرآن کریم کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ استعفاف کریں۔ نکلیں تو دعوت دیتی ہوئی نہ نکلیں بلکہ نظروں کو جھٹکتی ہوئی، جو غلط نظریں ہیں ان کو دھتکارتی ہوئی، ان کی امیدوں پر پانی ڈالتی ہوئی جیسے اوس پڑ جاتی ہے کسی پر (ان معنوں میں پانی ڈالنے کا لفظ استعمال کر رہا ہوں) ان کو خواہش ہی پیدا نہ ہو۔ وہ سمجھیں یہ ہمارے لئے ہیں ہی نہیں، یہ اور قسم کی چیزیں ہیں۔ یہ روح اگر آپ قائم رکھیں تو پھر پردہ کچھ ڈھیلا ہونا شروع ہو جائے اس روایتی پردے سے جو آپ کو ورثے میں ملا ہے تو اس کا نقصان نہیں ہے بلکہ اس کا دوسری دنیا پر اچھا اثر پڑے گا اور وہاں پردے کی روح کو تقویت ملے گی۔

پس یہ سارے قصے عقل اور حکمت کے قصے ہیں۔ روح کو سمجھیں۔ بار بار یہی کہتا ہوں کہ روح کو سمجھیں اور روح کی حفاظت کریں اور آخری صورت روح کی حفاظت کی یہی ہے۔ آپ اپنے اوپر یقین اور اعتماد پیدا کریں کہ ہم جو بھی حرکت کر رہی ہیں جو بھی طریق اختیار کر رہی ہیں، یہ خدا سے دور لے جانے والا نہیں بلکہ خدا سے قریب لے جانے والا ہے۔ یہی راہنما اصول ہے جس اصول کے تابع دنیا میں جنت کی از سر نو تعمیر ہو سکتی ہے۔ شجرہ طیبہ کو اسی بنیادی اصول سے تقویت ملے گی کیونکہ اصول کہتے ہی جڑوں کو ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شجرہ طیبہ کی جڑیں تو دنیا ہی میں قائم ہیں ان سے الگ نہیں ہو سکتیں ان کو دنیا سے اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا جا سکتا مگر شاخوں کا رخ ہمیشہ آسمان کی طرف رہتا ہے، ہمیشہ اللہ کے قریب تر ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر ان کو رزق زمین سے نہیں ملتا بلکہ آسمان سے ملتا ہے۔ یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جس کے قیام کے لئے اسلامی پردہ تشکیل دیا گیا ہے اور جس کے نتیجے میں دنیا میں جنت قائم ہوگی۔

پس اس روح کو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ قرآن کن معنوں میں اس پردے کو قائم کرنا چاہتا ہے، کن معنوں میں آپ نے اس کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ یاد رکھیں پردہ خواہ کسی قسم کا بھی ہو جب آپ اسے ایک پرانے زمانے کی چیز سمجھ کر شرما کر اتارتی ہیں تو وہیں آپ کا دل داغ دار ہو جاتا ہے۔ وہیں آپ کی عزت بڑھتی نہیں بلکہ کمینگی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ Inferiority Complex ہے جو آپ کو کھا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے اگر آپ کوئی حرکت کرتی ہیں تو قطع نظر اس کے کہ وہ پردہ واقعتہً اسلامی تھا یا نہیں تھا آپ کا دل غیر اسلامی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسلامی سمجھتے ہوئے اسلامی قدروں سے روگردانی کرنا، ان سے شرما جانا یہ شکست کا پہلا قدم ہے جس کے بعد ہر دوسرا قدم شکست ہی کی طرف اٹھتا ہے۔

میں نے پہلے بھی مثال دی ہے کسی فخر کے طور پر نہیں بلکہ اپنے دل کی سچی آواز کو آپ کے سامنے رکھنے کے لئے کہ جب میں اپنی بیوی بچیو ں کے ساتھ امریکہ وغیرہ دورے پر گیا جب کہ میری ایک خلیفہ کی حیثیت نہیں تھی۔ ایک عام، جماعت کے ایک فرد کی طرح ہی تھا، ابھی بھی ایک فرد ہی کی طرح ہوں لیکن مجھ پر کچھ زائد ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں، اس وقت جب میں نے دورہ کیا تو اپنی بیوی بچیو ں کو اسی طرح کا پردہ کرایا کہ خود اعتماد رہیں۔ کوئی دعوت نہیں، کوئی پرواہ نہیں، غافلات کی طرح زندگی گزاریں۔ اور ڈھیلا کچھ پردہ ہو تو اتنا ہی ڈھیلا ہو جتنا پاکستان میں ڈھیلا ہوتا ہے۔ اگر سخت ہے تو اتنا ہی سخت ہو جتنا پاکستان میں ہوتا تھا۔ ملک کے بدلنے سے پردہ نہیں بدلے گا۔ اس بات سے ان کو ایک پیغام مل گیا، ان کو سمجھ آ گئی کہ اسلامی پردہ ایک عالمی چیز ہے، ہر عورت جس جگہ بھی کسی پردے کو اسلامی سمجھ کر ایک دفعہ اختیار کر لیتی ہے جگہ بدلنے سے، ماحول بدلنے سے، نوکریاں بدلنے سے، اعلیٰ درجے کی سوسائٹی میں جانے سے یا نہ جانے سے اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ اسی طرح قائم رہتا ہے۔

پس ایسا ہی ایک واقعہ اس سفر کے دوران پیش آیا جب ہم اپنی موٹر جو کرائے پر لی ہوئی تھی واپس کرنے کے لئے اس مرکز میں پہنچے جہاں بالآخر کاریں واپس کرنی تھیں تو میرے ساتھ میری بیٹی غالباً شوکی تھی، ایک ہی تھی غالباً، اس وقت باقیوں کو میں پیچھے جہاں بھی ہم نے رہنا تھا چھوڑ آیا تھا۔ اس عورت نے مجھ سے پوچھا یہ کس قسم کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ میں نے کہا اس سے پوچھو یہ قید ہوئی ہوئی ہے یا اپنے شوق سے۔ تو اس نے کہا میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں، بالکل پرواہ نہ کرو مجھے مزے ہیں۔ میں یہی وہاں بھی پاکستان میں بھی اسی طرح رہتی ہوں۔ اب وہاں خدا تعالیٰ نے اس کو ایک نصیحت کا سامان بنانا تھا۔ اچانک وہاں ایک پاکستانی عورت آ گئی، بڑی چنچل سی لڑکی اور بالکل بے پرد بلکہ بے پرد سے کچھ زیادہ اور اس نے آتے ہی کہا لو میری چابیاں پہلے مجھے فارغ کر دو۔ وہ سمجھی کہ پرانے زمانے کی عورت آئی ہوئی ہے ان سے زیادہ میری عزت ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے مجھے پہلے فارغ کر دو۔ اس نے کہا تمہیں پہلے فارغ کیوں کروں۔ جو پہلے آئے ہیں پہلے میں ان کو فارغ کروں گی۔ تھوڑی سی وہ بجھی لیکن پھر بھی اصرار کرتی رہی، نہیں نہیں مجھے جلدی ہے۔ اس نے کہا بالکل جلدی نہیں۔ مگر تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری ٹینکی میں کتنا پٹرول ہے۔ یہ اس نے اس لئے پوچھا کہ وہاں یہ دستور ہے کہ وہ جب کرائے کی کار لیتے ہیں تو بھری ہوئی ٹینکی لے کر جاتے ہیں۔ اور واپس آ کر بھری ہوئی ٹینکی واپس کرنی ہے تا کہ پٹرول کے حساب کتاب کی بحث ہی نہ پڑے۔ تو اس نے کہا بھری ہوئی ٹینکی ہے۔ اس نے کہا اچھا ٹھہر جاؤ۔ مجھ سے پوچھا آپ کی ٹینکی؟ میں نے کہا بھری ہوئی ہے۔ اس نے کہا مجھے آپ پر اعتبار ہے، اس پر اعتبار نہیں۔ اس کے سامنے اس سے پوچھا کہ تم یہ بتاؤ کہ یہ بھی مسلمان ہیں تم بھی مسلمان ہو تم پردہ کیوں نہیں کر رہیں۔ اس نے کہا میں اپنے ملک میں تو کرتی ہوں یہاں آ گئی ہوں یہاں ماحول اور ہے۔ اس نے کہا بس اب مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ تمہارا اسلام مقامی ہے ان کا اسلام عالمی ہے اور چونکہ تم نے یہ حرکت کی ہے مجھے تم پر یقین ہی کوئی نہیں کہ تم نے سچ بولا ہے، چلو جا کے ٹینکی دیکھیں۔ دیکھا تو آدھے سے بھی کم پٹرول۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل پر بھی اثر ڈالنا تھا کہ جو اسلامی قدروں کی ہر جگہ برابر حفاظت کرتے ہیں وہ سچے لوگ ہیں ان میں کوئی فریب نہیں ہے۔ وہ قابل اعتماد لوگ ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ہمیں کم عزت دیتی عزت بڑھی اور یہی تجربہ میرا ہر جگہ کا برابر اسی طرح ہے۔

پردہ اگر لوگوں کی نظر سے بے پرواہ ہو کر اختیار کیا جائے، اللہ کی نظر کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے تو کچھ ڈھیلا بھی ہو تو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں ہوتا۔ نیت پاک ہو، نیت اللہ کی خاطر ایک پردے کے اختیار کرنے کی ہو

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

fozman
foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۶)

سینیشیو، بربرس، سنیگا اور سنگونیریا کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۴ اپریل ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۴ اپریل ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں مختلف ہومیو ادویہ پڑھائیں اور ان کے اہم خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

سینیشیو اورنج
(Senecio Orange)

حضور انور نے فرمایا یہ عام طور پر نوجوان بچیوں کی اندرونی تکلیفوں کے لئے مفید ہے۔ جس طرح کلکیریا فاس کی تکلیفیں اگر جوانی کی عمر میں جب مینسز آنے والے ہوں، سردی لگ جائے تو ساری عمر وہ تکلیف رہتی ہے جب تک کلکیریا فاس سے اس کا علاج نہ کیا جائے۔ اور سینیشیو اورنج چھوٹی بچیاں جو بلوغت کو پہنچ رہی ہیں ان کی مینسز کی کمزوریوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔

اس میں عام طور پر بے احتیاطی سے ان دنوں نہالیا جائے۔ نہانے کے بعد جلدی باہر آ جائیں، سردی لگ جائے یا دیر تک پاؤں بھیگے رہیں یا بچیاں نمدار موسم میں ننگے پاؤں پھرتی رہیں ان سے مینسز کے جتنے بداثر پڑتے ہیں ان کا علاج سینیشیو اورنج میں ہے۔ لیکن آغاز میں کلکیریا فاس پہلے دے کر دیکھنی چاہیے۔

دوسرا اس کا خاص نشان ہے خون بہنا، ناک سے، ہر جگہ جہاں میوکس میمبرین جسم سے ملتی ہے اس کے جوڑ سے یا ان سوراخوں سے خون بہنا یہ سینیشیو کا نشان ہے۔ اور یہ عام طور پر سانپ کے کاٹنے سے علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔ غالباً مینسٹرول پرابلمز سے اس کا اسی وجہ سے تعلق ہے۔ وہ بھی بلیڈنگ سے تعلق رکھتی ہے۔

گردوں میں جو درد کا دورہ پڑتا ہے اس میں بہت غیر معمولی درد ہو تو اس میں دو فوری دوائیں ہیں۔ ایکونائٹ اور بیلاڈونا۔ ایک ایک ہزار کی طاقت میں، پندرہ منٹ کے وقفے سے۔ اگر گرمی سے تکلیف بڑھتی ہو اور خون کا بہت دباؤ ہو تو بہت جلد آرام آتا ہے لیکن پھر اس کے بعد مستقل علاج ضروری ہے۔ اگر گرمی سے آرام آتا ہو تو میگ فاس بہت مؤثر ہے اور کالوسنتھ بھی اونچی طاقت میں دی جا سکتی ہے۔ اور انتہائی شدید درد اگر ان دونوں دوائیوں سے نہ ہٹے تو اس میں سینیشیو اورنج کو یاد رکھیں۔

سینیشیو اورنج کا نشان یہ ہے۔ اگر خاص پہچان اس کی کرنی ہو کہ اس میں ساتھ متلی بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر گردے کا درد ہو ساتھ Vomiting کا بھی رجحان ہو پھر سینیشیو اورنج کو پہلے ٹرائی کرنا چاہئے۔

ہیپریڈز کا بتا چکا ہوں اس میں یہ مقابلہ کرتی ہے۔ ہیمامیریڈز اور فاسفورس اور برائیونیا بعض صورتوں میں تو ہیمریڈز کی دوائیوں میں ایک یہ بھی اور ایک ملی فولیم بھی بہت اچھی اور فوری اثر والی دوائیں ہیں۔ اس سے ملتی جلتی دوا بربرس ہے۔ گردے کی بات ہو رہی تھی بربرس کو عموماً لوگ مدر ٹنکچر میں ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور مدر ٹنکچر میں اچھا فائدہ پہنچاتی ہے۔ کیونکہ صرف درد کو دور نہیں کرتی بلکہ پتھری کو گھلانے میں بہت مفید ہے۔

بربرس

حضور نے فرمایا بربرس میں بتا رہا تھا کہ عموماً مدر ٹنکچر میں استعمال ہوتی ہے مگر ۳۰ کی طاقت میں بہت مفید ہے اور اگر یہ واقعتہً ہومیو پیتھک کیس ہو تو رد عمل سے اچھا اثر پڑتا ہے۔ ۳۰ طاقت میں زیادہ اچھا اثر کرتی ہے۔ اور ۳۰ طاقت میں جگر کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اور پتے کی پتھری میں بھی بہت مفید ہے اور دل پہ بھی بہت اچھا اثر ہے۔ تین کمبی نیشنز (Combinations) ہیں اس کے۔ گردہ، پتہ اور جگر۔ اور ان کے اثر کے ساتھ پھر دل پر اثر پڑتا ہے۔ اگر جگر کی خرابی سے دل پر اثر ہو تو پھر یہ دوا مفید ہے۔ براہ راست دل کا ٹانک بھی ہے۔

بربرس میں یہی علامتیں ہیں کہ جگر پر اثر ہے اور نبض ہلکا کر دیتی ہے اس لئے ہومیو پیتھک ڈوز میں جگر کو ٹھیک کرتی ہے۔ اور ہلکی نبض کو مناسب کر دیتی ہے۔

گاؤٹس (Gouts) میں اس کا بہت اثر ہے۔ اور بربرس کو اگر مدر ٹنکچر کی بجائے ۳۰ میں دیا جائے، گاؤٹ کے لئے تو کچھ عرصے میں جسم ہلکا ہو جاتا ہے اور تیزابی مادے پیشاب سے نکلتے ہیں۔ اور پیشاب زیادہ ہو جاتا۔ اس صورت میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اوورز ڈوز نہیں ہونی چاہئے۔ ورنہ دل پر بھی اثر پڑتا ہے۔ خطرناک نہ بھی ہو اگر کسی کو ڈیجی ٹیلس ۳۰ میں کچھ عرصہ دیں تو دل کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اور وزن گر جاتا ہے۔ اس لئے خاص طور پر عورتوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ وزن گرانے کے شوق میں کہیں زیادہ ہی بربرس نہ کھا جائیں۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ اگر بربرس دی جائے، میں احتیاطاً کم دیتا ہوں، اسی دل کی وجہ سے۔ اکثر تو میں چھوٹی طاقت میں دیتا رہا ہوں، ۳۰ میں بھی استعمال کی ہے۔ پیشاب آور ہے اور کافی تنگ کرتی ہے۔ دو دو گھنٹے کے بعد مریض کو پیشاب کے لئے لے جانا پڑے گا۔ اور بعض دفعہ اس سے بھی جلدی۔ لیکن جسم کا رکا ہوا پانی نکال دیتی ہے اور گردے صاف کر دیتی ہے۔ ہاتھ روک کر دینی چاہئے۔ اگر دل میں کمزوری کی شکایت مریض کرے تو کچھ دن کے لئے روک دیں۔ لیکن جب کام کرتی ہے بدن کو بالکل ہلکا کر دیتی ہے۔ پرانی بیٹھی ہوئی دردیں صاف ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کی دردیں جو ہیں ان کے ساتھ ایک خاص علامت یہ ہے کہ یوں کر کے جیسے چٹکی بھری ہو۔ اندر اس کے ایک چھوٹا سا Spasm تشنج ہوتا ہے۔ تشنج اس کا حصہ ہے اصل میں۔ یعنی تشنج اور گردے کی تکلیف بھی تشنج کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اندر کی نالیوں میں خارش اور سوزش کی وجہ سے تشنج ہو جاتا ہے۔ بیرونی مسلز میں عموماً پھڑکنا اور ایک دم یوں بند ہو کر درد پھر شروع ہوتی ہے لیکن لمبا عرصہ نہیں رہتی۔

دوسرے اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ اس کی دردیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ - پریرا کو جو گردے کی درد ہے وہ عموماً ایک رخ کی طرف چلتی ہے۔ گردے سے نیچے یا ران کی طرف اترے گی۔ اور یہ علامت ہے کہ پریرا کا مریض ہے۔ لیکن بربرس جس طرح بلب اپنی روشنی پھیلاتا ہے اس کی دردیں ہر طرف پھیل جاتی ہیں۔ اگر گردے میں ہوں تو وہاں سے Radiate ہونگی اور پتے میں اگر یہ علامت پائی جائے تو بہت مؤثر دوا ہے۔ لیکن مدر ٹنکچر میں اوور ڈوز نہیں کرنا چاہئے۔

پیشاب کی جو تکلیفیں اس دوا کی علامتوں میں ظاہر ہوتی ہیں وہ کبھی زیادہ پیشاب آ کر پتلا ہو جاتا ہے کبھی کم ہو کر بدبودار اور اس میں فاسد مادے ملے ہوں تو دونوں طرح کی علامتیں اس میں ملتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی پیشاب زیادہ آتا ہے تو گردے صاف ہو جاتے ہیں اس لئے بدبو وغیرہ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن کچھ دیر کے بعد یہ کام کرنا چھوڑ دیتی ہے یا گردے کام کرنے چھوڑ دیتے ہیں تب یہ علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔

گردہ اصل میں بربرس کا خاص نشان ہے یہاں تک کہ اکثر ہومیو پیتھ سوائے گردہ کے اور کسی چیز میں اس کو نہیں دیتے۔ یاد ہی صرف گردے پر آتی ہے۔ حالانکہ یہ پتے کی پتھری کی بھی چوٹی کی دوا ہے۔ جگر کی بھی چوٹی کی دوا ہے۔

بربرس میں روماٹزم (جوڑوں کے درد) سے زیادہ گاؤٹ کی علامتیں ہیں۔ اس لئے پنجوں میں بھی اور ہاتھوں میں انگلیوں وغیرہ میں جو ٹھہری ہوئی دردیں ہوتی ہیں ان میں بربرس زیادہ مفید ہے۔

اس میں ایک اور دوائی ہے جو بہت اچھی ہے، وہ ہے بنزونک ایسڈ Benzonic Acid اور بینزونک ایسڈ کو بربرس سے ادلا بدلا بھی جا سکتا ہے اور کوئی نقصان نہیں ہے۔ کبھی بربرس دے دی کبھی بینزونک ایسڈ دے دی۔ میں نے کہا ہے کہ بربرس کبھی کبھی روک لینی چاہئے تاکہ اس کا دل پر کمزوری کا اثر نہ ہو۔ اس صورت میں بینزونک ایسڈ کا بہترین متبادل ہے اور جسم میں سے یہ مادے کم کرنے کے لئے مفید ہے۔ اس کی جو دردیں ہیں ان کا حرکت سے کوئی تعلق نہیں۔ بیٹھا ہوا مریض، آرام کر رہا ہو، چل رہا ہو، وہ اپنے وقت پر آپ ہی آئیں گی۔ پنڈلی سے اٹھتی ہیں۔ وہ خود بخود اٹھتی ہیں۔ باقی اکثر کی ریڈی ایشن کی جو خاصیت ہے اس پر ڈاکٹر بہت لکھتے ہیں۔

یہ جو میں نے کہا ہے کہ یوں اچانک مٹھی کی طرح بند ہو جاتی ہے درد، یہ اس کے ہر درد میں موجود ہوتی ہے لیکن سب سے زیادہ نمایاں نظر آتی ہے گردوں کی پتھریوں میں اور پتے کی پتھری میں۔ وہاں اگر چاروں طرف پھیلنے والی دردیں ہوں تو یہ تیر بہدف کام کرتی ہے۔

سر کے اوپر احساس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز لپٹی ہو، پٹی بندھی ہوئی ہو یہ اور ایک دوا میں نمایاں ہے گلونائن میں۔ اس میں جو پٹی کا احساس ہے یہ سب سے نمایاں ہے۔ برداشت نہیں کر سکتا۔ آدمی ٹوپی بھی اور دردوں میں کالر کو بند کرنا برداشت نہیں کر سکتا۔ اور یہ لیکسز میں بھی ہے۔ یہاں یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کچھ لپٹا ہوا ہے۔ یہ بربرس کی کوئی خاص علامت ہے۔

سورائینم وغیرہ کی طرح بربرس کے مریض کو بھی بہت بھوک لگتی ہے لیکن اس کی جو بھوک ہے یہ دورے دار ہے بعض مریضوں میں دورے دار بھوک ہوتی ہے اور دمے کے مریضوں میں جن کا معدے سے تعلق ہو ان میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی بھوک کا دورہ پڑتا ہے اور بچے بہت بد پرہیزی کر جاتے ہیں اور پھر دمہ اور بالکل بھوک بند۔ پھر ٹھیک ہوں گے پھر بھوک۔ اگر یہ Alternate علامتیں دمے میں ملیں تو نکس وامیکا دوا ہے۔ اور ان تکلیفوں میں ملیں جو بربرس کی تکلیفیں ہیں تو بربرس علاج ہے۔ اس پہلو سے اس کا مزاج بالکل نکس وامیکا والی بھوک سے ملتا ہے۔

اس کی دردوں میں Stabing بھی پائی جاتی ہے جیسے کسی نے چاقو گھونپ دیا ہو۔ اور یہ جگر میں خاص طور پر اور گال سٹون کی صورت میں بھی یہ Stabing Pains اٹھتی ہیں۔ بعض دفعہ گال سٹون میں دردیں عموماً پیچھے کی طرف جاتی ہیں۔ اور بربرس کی ہر طرف کبھی اس طرف شوٹ کر جائے گی اور کبھی اس طرف شوٹ کر جائے گی۔ پیلجڑی کی طرح اس کا کوئی ایک رخ نہیں ہے۔ عام طور پر رفتہ رفتہ اس کے مریض، اگر اس کا اثر گردے پر ہو تو اس کا رنگ زرد ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یرقان کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور یرقان کی علامتیں جب ظاہر ہوں تو سٹول کا رنگ بدل کر مٹی جیسا ہو جاتا ہے۔ اور وہ وقت ہے کہ فوری اس کا بربرس سے علاج ہونا چاہئے۔ ایسی صورت میں کارڈس میریانس (Cardus Marianus) بھی ساتھ ملا دیتا ہوں اور ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں مگر میں جگر میں اس کو مدر ٹنکچر میں ہی دیتا ہوں، ۳۰ میں۔ میں نے باقی چیزوں میں استعمال کیا ہے گردے میں گاؤٹ وغیرہ میں۔ اس میں بہت مؤثر ہے۔ جگر میں ۳۰ کا مجھے تجربہ نہیں ہے مگر ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی مفید ہو۔ اس لئے ۳۰ کا نہیں کیا کیونکہ میں کارڈس میریانس کے ساتھ ملانا چاہتا تھا۔ اور کارڈس میریانس مدر ٹنکچر میں ہی دی جاتی ہے۔ اور جگر کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہے اس پہلو سے ان دونوں کے مزاج ملتے ہیں۔

Teppich Reinigung
Dienstleistung
آپکا ٹیپش صاف
آپکا گھر صاف
Unser Angebot
Pro/M ~~10 DM~~
Und Yetzt, 5 DM
خشک ہونے کا وقت تقریباً ۲ گھنٹے
ہماری سروس فرینکفرٹ کے اردگرد پچیس (۲۵) کلومیٹر تک ہوگی۔
Tel/Fax no: 06045 8343
Fa A.M.M.

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ حرکت سے اس کی دردوں کا تعلق نہیں ہے لیکن اس کی دردیں رومیٹک بھی ہوتی ہیں مگر اکثر گاؤٹ کی جو دردیں ہیں ان کا حرکت سے تعلق ہے ان میں حرکت سے ضرور تکلیف بڑھتی ہے جب یہ ہلتے ہیں تو اندر بیٹھے ہوئے مادے بھی تنگ کرتے ہیں۔ تو ایسا مریض جو اٹھتا ہے تو بہت آہستہ آہستہ زمین پر پاؤں رکھتا ہے اور اس کو ایڈجسٹ ہونے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ یہ علامت اگر جسم کی عمومی علامتوں میں پائی جائے تو بربرس ۳۰ میں مفید ہے۔

گردے کی جو درد ہے پتھری وغیرہ سے اس میں بہت فائدہ ہے اس کی بہت ہی اچھی دوا ہے۔ لیکن کچھ لمبا عرصہ کھلانی پڑتی ہے تا کہ پتھری گھل کر باہر آ جائے۔ لیکن اگر پتھری Oxalic Acid کی ہوگی تو بربرس اس کو کچھ نہیں دے گی۔ اوکزیلک ایسڈ کی پتھری میں بربرس کلیتہً بے اثر ہے۔ وہ اوکزیلیٹس Oxalates سے بنتی ہے۔

اگر یہ کسی چیز سے ٹھیک ہوتی ہے تو سلیشیا اور کلکیریا فلور ۶ × میں کچھ عرصہ کھلایا جائے تو رفتہ رفتہ یہ اس کو گھول دیتا ہے۔

سینیگا Senega

سینیگا وہ ایلوپیتھک دوا ہے جو سو سال سے بھی زائد عرصہ سے جب کلاسیکل ٹریٹ منٹ ہوا کرتی تھی نسخوں والی، اس وقت سینیگا چھاتی کے ہر نسخے میں استعمال ہوتا تھا اور ایک مستقل جزو تھا اس مکسچر کا جو چھاتی کی بیماریوں میں کھانسی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سل کے مریضوں کے لئے بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ چھاتی پر اثر تو اس کا ہے لیکن ہومیوپیتھک میں یہ ثابت ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے بھی چھاتی کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ نئی بات سامنے آئی ہے کہ اس کا کچھ اثر بیماری دور کرنے والا تھا اور کچھ اثر بیماری زیادہ کرنے والا بھی تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ پرائمری اور سیکنڈری دو اثرات ہوتے ہیں۔ پرائمری یہ کہ اگر تھوڑی سی مقدار میں دی جائے تو وہ دوا بیماری کو دور کر دیتی ہے اور وہی دوا اگر بڑھا کر دی جائے تو بعینہ وہی بیماری پیدا کر دیتی ہے جس کے لئے وہ دی گئی تھی۔ اس کی ایک مثال اوپیم (Opium) ہے۔ اپی کاک ہے۔ یہ بھی ایلوپیتھک نسخوں میں استعمال ہونے والی دوائیں ہیں۔ ٹنکچر اوپیم اور ٹنکچر اپی کاک۔ یہ متلی دور کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اور یہ تحقیق شدہ بات ہے۔ سب ایلوپیتھ بھی جانتے ہیں کہ اگر زیادہ دے دی جائے تو دونوں چیزیں متلی پیدا کرتی ہیں۔

تو سینیگا کا کیس بھی پرائمری اور سیکنڈری والا کیس ہے۔ پرائمری اثر اس کا پھیپھڑوں کو بیماریوں سے اور ہر قسم کے بلغمی اثرات سے صاف کرتا ہے۔ اور سیکنڈری اثر وہ ساری بیماریاں پیدا کرتا ہے جس کو اس کی تھوڑی سی مقدار ٹھیک کر دیتی ہے۔

دمے میں بھی Cardiac Asthma دل کے دمہ میں بہت مفید ہے۔ کارڈیک استھما میں سب سے اچھی دوا سپونجیا (Spongia) ہے لیکن سینیگا بھی اگر ملا کر دی جائے تو ہو سکتا ہے مفید ہو۔

بعض ایسی دوائیں ہیں جو جانوروں پر بھی ہومیوپیتھک میں تجربہ کی جاتی رہی ہیں۔ اور جانوروں اور انسانوں کی بیماریوں میں فرق یہ ہے کہ انسان کی بیماریوں میں ایک دوا ایک ہی مرض سے تعلق رکھنے والی دوا ہر انسان میں کام نہیں کرتی کیونکہ مرض اگرچہ وہی ہے لیکن انسانوں کے مزاج الگ الگ ہیں۔ اور انسان کبھی کوئی دوا مانگتا ہے کبھی کوئی دوا۔ بعض ایک دوا مانگتے ہیں بعض دوسری۔ تو انسان کا اپنا مزاج بھی بدلتا رہتا ہے اور انسانوں انسانوں کے مزاج بھی الگ الگ ہیں۔ لیکن جانوروں میں سیدھی سادھی ایک ہی قسم کی سرشت پائی جاتی ہے۔ اس لئے جو دوا ایک دفعہ مویشیوں پہ کام کرے گی وہ ہمیشہ ہی کرے گی۔ ایک دوا جو مرغیوں پر کام کرے گی وہ ہمیشہ ہی کرے گی سوائے اس کے کہ اللہ نہ چاہے۔ کیونکہ ایسے استثناء بھی ضرور ملتے ہیں لیکن اکثر معاملات میں یہ اصول درست ہے۔

سینیگا مویشیوں کے نمونیہ کی چوٹی کی دوا ہے اور وباء کی طرح نمونیہ پھیلا ہو، مویشیوں میں آپ سینیگا ان کو دیں گے تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہونا شروع ہو جائیں گے۔

اور انسانوں میں اگر نمونیہ کے ساتھ پلورسی کا حملہ بھی سخت ہو تو سینیگا اس کی اچھی دوا ہے۔ یہ پلیورا کے ساتھ بہت تعلق رکھتی ہے اور اس کا نمونیہ بھی ہوگا تو پلیورا ضرور Inflame ہوتا ہے۔ کمپی نیشن کے طور پر چلتا ہے۔ بعض دفعہ خالی پلیورا چلتی ہے اور اس پہلو سے مجھے رسٹاکس اور برائیونیا کا ایک کراس لگتا ہے۔ کچھ علامتیں رسٹاکس کی ہیں کچھ برائیونیا کی ہیں۔

Chest Pain، رومیٹک pains یہ سب جو ہیں اور دمہ کی علامتیں۔ معمولی سی حرکت سے بھی اگر بہت بڑھ جائیں تو سینیگا اس کی دوا ہوگی۔ یہ اس کی خاص برائیونیا کی علامت ہے۔

سینیگا عموماً دل کی کمزوری کی وجہ سے اگر پھیپھڑوں میں ان کو کھانسی کے ذریعہ مادہ نکالنے کی طاقت نہ ہو یا نفسیاتی کمزوری کی وجہ سے جان پیدا ہی نہ ہو، ہمت ہی نہ آئے اس میں سینیگا مفید ہے۔ اگر صرف پھیپھڑے کا قصور ہو اور دل کا تعلق نہ ہو تو انٹی موینم ٹارٹ دیں۔

اس کی جو لنگز کی تکالیف ہیں کہ کھانسی وغیرہ کے ذریعے بلغم کو باہر نکال کر پھینک نہیں سکتا۔ اس میں وہی کمزوری ہے جو معلوم ہوتا ہے دل کی ساتھ تعلق ہے۔ تھوڑی دیر تک باہر لاتا ہے۔ پھر وہ اندر گر جاتا ہے پھر باہر لاتا ہے، بعض دفعہ نگل جائے گا لیکن اتنا باہر نہیں آتا کہ اس کو باہر پھینک سکے۔ یہ علامت کاسٹیکم میں بھی ہے۔ کاسٹیکم اس لئے کہ فالجی علامتیں اس میں پائی جاتی ہیں اور یہ دل والی بات سپونجیا میں بھی ہے۔ تو سپونجیا اور سینیشیو اور نج اور کاسٹیکم اس پہلو سے آپس میں ملتے ہیں۔

بعض لوگوں کی آنکھوں میں فالج ہوتا ہے اور اوپر کی پلک نیچے گر جاتی ہے۔ اس میں بھی یہ ایک اچھی دوا ہے۔ اکیریکس بھی اچھی ہے۔ پلمبم بھی آنکھ کے اوپر کے فالج کے لئے مفید ہے۔

آئی رائیٹس میں بھی مفید ہے یہ دوا۔ Larynx میں کھجلی ہوتی ہے جس سے کھانسی بہت اٹھتی ہے۔ یہ بہت دواؤں میں ملتی ہے پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں۔ فاسفورس میں بھی بہت نمایاں ہے۔ اس میں بھی بہت نمایاں ہے۔ ایک سے فائدہ نہ ہو تو دوسری دیں۔ رسٹاکس میں بھی بعض دفعہ فوراً فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن ایک دفعہ فائدہ دے اور رک جائے تو پھر کیا کرنا چاہئے؟ طاقت بڑھا دیں گے؟۔ اگر پھر بھی کام نہ کرے تو پھر کیا کرنا چاہئے۔ طاقت بڑھا دیں گے؟ نہیں۔ اگر کام کر رہی ہو تو طاقت بڑھائیں اگر کام کیا ہے تو ٹھیک ہے اگر کام نہ کرے تو نہ چھوٹی طاقت کام آئے گی نہ بڑی طاقت کام آئے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ دوا عارضی فائدے کی تھی مستقل اس بیماری کو ٹھیک کرنے سے اس کا تعلق نہیں ہے پھر متبادل دوا ڈھونڈھنی چاہئے۔ پس خارش میں بھی بعض دفعہ ایک دوا فوراً فائدہ دے جاتی ہے۔ دوسری دفعہ نہیں دیتی۔ کوئی اور دوا ڈھونڈنی پڑتی ہے۔ مجھے جب کھانسی ہوئی تھی، کھانسی شروع ہو جاتی تھی بولنے کے نتیجہ میں تو مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ فاسفورس نے فوراً فائدہ دیا تھا۔ رسٹاکس نے بھی دیا اور ہیپر سلف نے فائدہ دیا تھا۔ اس نے لمبا عرصہ فائدہ دیا تھا لیکن مستقل ہیپر سلف ۳۰ میں مجھے کچھ عرصہ کھانی پڑی تھی۔ وہ زیادہ گہری جا کر اندر انفیکشن کی جو وجہ ہے اس کو ٹھیک کرتی ہے۔ محض ایک سطحی چیز نہیں ہے۔ اندر دبی ہوئی کوئی انفیکشن ہے جو بار بار تنگ کرتی ہے۔ ایلومینا بھی کھائی تھی اس سے بھی فائدہ ہوا تھا لیکن پھر ہٹ گیا تھا۔ وقتی طور پر فائدہ ہو جاتا تھا پھر دوبارہ شروع ہو جاتی تھی۔ تو اس میں جو مستقل گہرا فائدہ ہوا وہ ہیپر سلف سے ہوا تھا۔ ہیپر سلف میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔

اس دوا میں جو Ticklish چیز پائی جاتی ہے اس میں Burning کا احساس ہوتا ہے جو باقی دواؤں میں نہیں ہے۔ بعضوں میں ہے لیکن اس میں لازم ہے اگر سینیگا کی ضرورت پڑے تو یہ ضروری ہے۔

اب سینیگا جو ہے پھیپھڑوں کی بیماریوں میں ایلوپیتھک دیا کرتے تھے اور اس کی سیکنڈریز جو ہیں اس میں ہومیوپیتھک دوا کام آتی ہے۔ اور مویشیوں کی بیماریوں میں خاص طور پر ان کے نمونیہ میں بہت اچھی ہے۔ انسانوں کے نمونیہ میں، پلورسی میں یہ بہت اچھی ہے۔ اس کی بعض علامتیں رسٹاکس سے ملتی ہیں۔ بعض برائیونیا سے۔ اور یہ دو علامتیں مل کر بعض دفعہ مریض کی پہچان مشکل بنا دیتی ہیں۔ حرکت سے پھیپھڑوں کو اور پلورسی کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن مریض کروٹیں بدلتا ہے رسٹاکس کی طرح کچھ دیر کے بعد ادھر اور کچھ دیر بعد ادھر ہو جائے گا۔ یہ بے چینی جو ہے یہ رسٹاکس کی دکھائی دے رہی ہے۔ لیکن واقعتہً حرکت سے اس کی تکلیف بڑھتی ہے۔ اور بھی بعض باتوں میں رسٹاکس سے مشابہہ ہے۔ یہ سینیگا کی علامتیں ہیں۔ اگر پہلے سینیشیو کہہ چکا ہوں تو اسے کینسل کر دیں۔

اس میں Dryness منہ اور گلے کی ملتی ہے اور ایک خاص بات جو سنیگا کی پہچان میں مددگار ہے وہ کاپر ٹیسٹ (Copper Taste) ہے یعنی گلے میں اگر ایسا احساس ہو کبھی بھی جیسے کاپر ہے تو اس کے لئے بھی مفید ہے۔

اس میں لنگز کے اندر جو بیماریاں ہیں ان میں ٹیوبرکلوسس (سل) بھی شامل ہے۔ بہت Thick اور چمٹنے والی بلغم بہت کثرت سے لنگز میں پیدا ہوتی ہے اور یہ خاص طور پر جب چھاتی کی سل بگڑ جائے تو اس قسم کی بلغم بڑی کثرت سے ملتی ہے۔

اس طرح کی بلغم میں یہ دوا بہت Palliative ہے کیوریٹو نہیں ہے۔ ایسی بیماریوں میں کیور دینے کے لئے احتیاط کی ضرورت ہے۔ لنگز کی سل جب آگے بڑھ چکی ہو اس وقت اگر کیور ہے تو سلفر اور سلیشیا اور فاسفورس میں ہے۔ لیکن اگر آگے بڑھ چکی ہو تو بہت احتیاط سے چھوٹی طاقت میں کبھی کبھی دے کر اس کا اثر رفتہ رفتہ بڑھائیں اور جان پیدا کریں۔ اس میں جب وہ جان پیدا ہو جائے تو پھر اس کے بعد ٹھیک ہے وہ چیز پھر آگے نہیں جا سکتی۔ تو لنگز میں احتیاطیں چاہئیں کیوریٹو دواؤں سے پہلے ان کو Palliative دوائیں دی جاتی ہیں جو ان کے اندر جان پیدا کر دیں۔

سینیگا میں یہ خوبی ہے کہ چونکہ یہ سل کی کیوریٹو نہیں ہے مددگار ہے۔ اس لئے سل کے آخری درجہ پر بھی جب کوئی دوا کارگر نہ ہو یہ فائدہ ضرور پہنچاتی ہے۔ اور آسانی پیدا کر دیتی ہے۔ مریض کے لئے اس لئے سینیگا کی بہت اہمیت ہے کہ یہ مددگار ہے اور اس کا ردعمل نہیں ہے۔

اب بلغمی مزاج کی ایک اور دوا بھی ہے۔

سینگونیریا

یہ دراصل خونی مزاج ہے جس کے ساتھ بلغمی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ زیادہ سینکم اس کو کہتے ہیں جس کے اندر خون زیادہ ہو اور خون دکھائی بھی دے۔ چہرہ تمتمایا ہوا اور خون ایسے شخص کو سینکم کہتے ہیں۔ ہر وہ چیز جس میں خون زیادہ ہو اسے سینکم کہتے ہیں تو اس کا نام ہی سینگونیریا ہے اب پتہ نہیں کیوں رکھا گیا ہے اس کی صفات دیکھ کر؟ سینگونیریا کا پودا کہیں دیکھا ہے۔

Periodic Headache مستقل وقفوں سے سردرد میں اس کا استعمال بہت ہے۔ پیچھے سے سردرد شروع ہوتی ہے اور عام طور پر بائیں کنپٹی پر یا دائیں آنکھ پر بیٹھتی ہے۔ متی اس کے ساتھ آتی ہے بڑی سخت، تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ الٹیاں آنے کے بعد پھر آرام آجاتا ہے۔ اور مزاج کی گرم دوا ہے۔ اس کی حرکتیں پلسٹیلا سے ملتی ہیں۔ پاؤں بھی گرم ہاتھ کی ہتھیلیاں بھی گرم۔ اور بستر سے پاؤں باہر نکال دے گا مریض۔ لیکن وہ خاص طور پر عورتوں میں ملتی ہیں یہ علامتیں۔ اور یہ مرد و عورت میں برابر ہیں۔

لمبے اثر کی دوا نہیں ہے۔ بس تھوڑا سا اثر وقتی طور پر۔ تھوڑا سا بیماریوں کو فائدہ دے دیا کرانک مرضوں کے لئے کام نہیں آتی۔

نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6.
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

چشمہ کوثر نبوی کا زندہ اعجازی نشان
اور
دیوبندی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ

(دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت)

(دوسری قسط)

جنتی اور دنیوی نعمتیں

تھانوی صاحب نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "نعمائے جنت دنیاوی نعمتوں کی طرح ہوں گی"، جو کچھ لکھا ہے وہ بھی مرزا غلام احمد کی کتاب سے لیا ہے۔

تھانوی کی عبارت

جواب اس سوال کا کہ نعمائے جنت دنیاوی نعمتوں کی طرح ہونگے

اس سوال کے جواب میں خدا تعالیٰ کا کلام پاک یوں وارد ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ ترجمہ یعنی کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں اور ان نعمتوں کے بارہ میں حدیث نبوی میں یہ بھی لکھا ہے اعدت لعبادہ الصالحین ما لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر۔ یعنی نیک بندوں کے لئے میں نے جو نعمتیں آخرت میں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی دل پر اس کا خیال گزرا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں۔ سو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں اور ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا اس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔ چنانچہ آیت اول کی شرح میں ہمارے سیدنا و مولانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت اور اس کی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں کبھی گزریں۔ حالانکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور کانوں سے بھی سنتے ہیں اور دل میں بھی وہ نعمتیں گزرتی ہیں۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ اور اس کا رسول ان چیزوں کو ایک نرالی چیزیں بتلاتا ہو تو ہم قرآن سے دور جا پڑتے ہیں۔ اگر یہ گمان کریں کہ بہشت میں بھی دنیا ہی کا دودھ ہوگا جو گایوں اور بھینسوں سے دوہا جاتا ہے۔ گویا دودھ دینے والے جانوروں کے ہاں ریوڑ کے ریوڑ ہونگے اور درختوں پر شہد کی مکھیوں نے بہت سے چھتے لگائے ہوں گے اور فرشتے تلاش کرکے وہ شہد نکالیں گے اور نہروں میں ڈالیں گے۔ کیا ایسے خیالات اس تعلیم سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں جس میں یہ آیتیں موجود ہیں کہ دنیا نے ان چیزوں کو کبھی نہیں دیکھا۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۲۷۷ سے ۲۷۸)

قادیانی کی عبارت

خدا فرماتا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین۔ یعنی کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں۔ سو خدا نے ان تمام نعمتوں کو مخفی قرار دیا جن کا دنیا کی نعمتوں میں نمونہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں۔ سو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں اور ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا اس نے قرآن ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔

اس آیت کی شرح میں جو ابھی میں نے ذکر کی ہے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت اور اس کی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں کبھی گزریں۔ حالانکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور کانوں سے بھی سنتے ہیں اور دل میں بھی وہ نعمتیں گزرتی ہیں۔ پس جبکہ خدا اور رسول اس کا ان چیزوں کا ایک نرالی چیزیں بتلاتا ہے تو ہم قرآن سے دور جا پڑتے ہیں۔ اگر یہ گمان کریں کہ بہشت میں بھی دنیا کا ہی دودھ ہوگا جو گایوں اور بھینسوں سے دوہا جاتا ہے۔ گویا دودھ دینے والے جانوروں کے وہاں ریوڑ موجود ہونگے اور درختوں پر شہد کی مکھیوں نے بہت سے چھتے لگائے ہوئے ہوں گے اور فرشتے تلاش کرکے وہ شہد نکالیں گے اور نہروں میں ڈالیں گے۔ کیا ایسے خیالات اس تعلیم سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں جس میں یہ آیتیں موجود ہیں کہ دنیا نے ان چیزوں کو کبھی نہیں دیکھا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۵)

مرزا غلام احمد صاحب اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے ایک آیت نقل کرنے کے بعد اس کا ترجمہ اور تشریح کی ہے جس کو تھانوی صاحب نے اپنے سوال کے جواب میں اسی طرح درج کردیا۔ البتہ تھانوی صاحب نے آیت کے ترجمہ کے بعد جو حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کیا ہے وہ مرزا غلام احمد کی عبارت میں نہیں ہے لیکن آگے چل کر تشریح میں اس حدیث کا ترجمہ نقل کیا لیکن حماقت تو تھانوی صاحب نے کی ہے کہ آیت کے فوراً بعد بھی اور پھر تشریح کے اندر بھی اس حدیث کا ترجمہ نقل کردیا حالانکہ ایک دفعہ ہی کافی تھا۔

حرمت خنزیر

تھانوی صاحب نے "وجوہ حرمت خنزیر" کے تحت جو بحث نقل کی ہے اس کا ابتدائی حصہ حرمت خنزیر ہی کے متعلق غلام احمد کی تحریر سے لیا گیا ہے۔

تھانوی کی عبارت

اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور، بےغیرت و دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ ایسے پلید اور بدجانور کے گوشت کا اثر بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہوگا۔ کیونکہ یہ بات ثابت شدہ اور مسلم ہے کہ غذاؤں کا اثر بھی انسان کی روح پر ضرور ہوتا ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی ہوگا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے بھی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصہ حیا کی قوت کو کم کردیتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۲۰۴)

قادیانی کی عبارت

اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور نیز بےغیرت اور دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بدجانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۰)

یہاں تھانوی صاحب نے نجاست خور کو نجاست خوار، بےغیرت کو واؤ کو اور میں تبدیل کردیا ہے اور "قانون قدرت یہی چاہتا ہے" کو حذف کردیا ہے۔ "ہم ثابت کرچکے ہیں" کو "یہ بات ثابت شدہ اور مسلم ہے" میں بدل دیا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد نے اس سے پہلے بھی اس موضوع پر کچھ بحث کی ہے جبکہ تھانوی صاحب کا آغاز تھا۔ آخر میں بالخاصیت کی جگہ بالخاصہ کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن چوری کی عادت سے باز نہ آئے۔

وجہ حرمت مردار و خون

اس عنوان کے تحت جو بحث نقل کی ہے اس کے درمیان کا ایک پیراگراف غلام احمد کی حرمت خنزیر کی بحث کا آخری حصہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تھانوی کی عبارت

مردار کا کھانا اس لئے شریعت میں منع ہے کہ مردار کھانے والے کو بھی اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی اندر رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا یہ تمام جانور درحقیقت مردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں مرکر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں صفحہ ۲۰۶)

قادیانی کی عبارت

مردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی اندر رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا یہ تمام جانور درحقیقت مردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ بوجہ مرطوب ہونے کے بہت جلد گندہ ہوگا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں مرکر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۱ و ۴۲)

دونوں عبارتوں کے تقابلی جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ تھانوی صاحب نے "ظاہری" کو "ظاہر ہے کہ" میں تبدیل کردیا ہے اور بعد کے خط کشیدہ الفاظ نقل نہیں کئے لیکن یہ شاید غلطی سے ہوا ہے قصداً نہیں کیونکہ مرزا صاحب کے یہ سوالیہ الفاظ تھے جن کو چھوڑنے سے تھانوی صاحب کی بقیہ ساری عبارت سوالیہ بن گئی ہے۔

مذکورہ بالا تھانوی اور قادیانی کی ساری عبارتوں کا بار بار تقابلی مطالعہ کیجئے اور تھانوی صاحب کو داد دیجئے۔ تھانوی صاحب کے اس کارنامے کو ذہن میں رکھتے ہوئے "اکابر علمائے دیوبند" کے مؤلف حافظ محمد اکبر شاہ بخاری کے یہ الفاظ پڑھیئے کہ:

> "بلاشبہ آپ حکیم الامت اور مجدد ملت تھے اور پورے عالم اسلام کے عظیم مذہبی و روحانی پیشوا تھے۔" (اکابر علمائے دیوبند صفحہ ۴۵)

اندھے کو اندھیرے بڑے دور کی سوجھی

اگر غیرمسلموں کو بقول محمد اکبر شاہ صاحب یہ بتایا جائے کہ چودھویں صدی میں مسلمانوں کے سب سے بڑے مذہبی و روحانی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تھے اور وہ تھانوی صاحب کی اس بددیانتی سے واقف ہوں تو ان کے ذہن میں اسلام کا کیا نقشہ آئے گا؟

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ محمود احمد ملک)

حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ، حضرت سید صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ شہید کے مرید تھے۔ ۱۹۰۲ء میں خوست (افغانستان) سے آکر قبول حق کی سعادت پائی۔ کچھ عرصہ بعد آپکے والد قادیان آئے اور احمدی ہونے کے بعد آپکو اپنے ہمراہ لے گئے۔ ۱۹۰۴ء میں آپؓ مستقل قادیان آگئے اور حضرت احمد نور کابلی صاحبؓ کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے پہرہ داروں میں شامل ہوگئے۔ چونکہ آپؓ دونوں پنجابی سے نابلد تھے اسلئے حضرت مسیح موعودؑ ان سے فارسی میں گفتگو فرمایا کرتے۔ جب حضورؑ آخری مرتبہ لاہور تشریف لے گئے تو آپؓ بھی ہمراہ تھے۔ حضرت اقدسؑ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے آپکو اپنی شاگردی میں لے لیا اور آپکی شادی بھی کروائی اور اپنی جیب سے خرچ عطا فرماتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کشمیر تشریف لے جاتے تو حضرت اماں جانؓ مکان کی حفاظت کے لئے چابیاں آپکے سپرد فرماتیں۔ حضرت اماں جانؓ پٹھانوں پر بہت مہربان تھیں اور فرمایا کرتیں کہ یہ میری اولاد ہیں۔ ابتداء میں اپنے دست مبارک سے کھانا پکاکر بھی کھلایا کرتیں۔ حضرت مسیح موعودؑ مہینہ میں ایک دو بار قادیان میں مقیم پٹھانوں کی دعوت فرماتے تو پہلا نوالہ سالن میں بھگوکر آپکو چکھاتے کہ مرچ زیادہ تو نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان سے ہجرت فرمائی تو آپؓ کو مسجد مبارک کا امام مقرر فرمایا۔ آپکا ذکر خیر آپکے فرزند محترم عبدالکریم صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۳ اپریل میں ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

پاکستان کے معروف شاعر، نثر نگار اور انشائیہ پرداز جناب اکبر حمیدی کے ایک نئے شعری مجموعہ "دشت بام و در" کا تعارف محترم نسیم سیفی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۰ اپریل کے شمارہ میں شامل اشاعت ہے۔

★★مصر کے ایک مخلص احمدی محترم عبدالحمید خورشید آفندی صاحب ۳۸ء میں ۴۰ روز کیلئے قادیان آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ ۱۰، ۱۲ سال سے شادی شدہ ہونے کے باوجود اولاد سے محروم ہوں۔ حضورؓ نے دعا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ کچھ دنوں بعد آپ حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؓ نے فرمایا "میں نے آپکے لئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپکو فرزند عطا کرے گا۔" چنانچہ آپ واپس مصر گئے اور آپکے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بلاد عربیہ کے پہلے مربی کے نام پر جلال الدین رکھا گیا۔ پھر دوسرا لڑکا شمس الدین اور ایک لڑکی عائشہ پیدا ہوئی۔ عزیزم جلال الدین صرف ۲۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے وہ خدام الاحمدیہ قاہرہ کے سیکرٹری تھے۔ انکی وفات ایک قومی نقصان تھا اور اس موقعہ پر صدر جمال عبدالناصر نے بھی تعزیتی پیغام بھجوایا۔ روزنامہ "الفضل" ۱۱ اپریل میں محترم مولانا محمد شریف صاحب کے حوالے سے یہ خبر ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

★★اسی شمارہ میں میجر (ر) منظور احمد صاحب کا ذکر خیر محترم عبدالحمید چوہدری صاحب نے کیا ہے۔ آپ ۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ ۳۹ء میں رائل نیوی میں ملازم ہوئے اور ۴۶ء میں ملازمت سے فارغ کردیئے گئے۔ ۵۰ء میں پاک آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ رن کچھ کی جنگ میں دشمن کا کئی میل تک اسکی سرحد کے اندر پیچھا کیا۔ ۷۱ء سے دسمبر ۷۳ء تک جنگی قیدی رہے اور اس عرصہ میں بریلی کیمپ سے ایک دستی روزنامہ نکالتے رہے۔ ۷۷ء میں فوج سے ریٹائرڈ ہوگئے۔ بعد ازاں امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ لطیف مزاح کے مالک تھے ۴۷ء میں اپنے افسر کے نام چچا کی بیٹی کی شادی میں شمولیت کے لئے ایک ماہ چھٹی کی درخواست دی۔ افسر نے اتنی لمبی چھٹی لینے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ شادی دراصل انکے ساتھ ہی ہو رہی ہے۔ ۳۰ نومبر ۹۳ء کو ساہیوال میں ہی آپکی وفات ہوئی۔

— ★ ★ ★ —

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں ایک ہندو جو دق کا مریض آیا، آپؓ نے نسخہ دیا تو اس نے عرض کیا کہ اسکے پاس دوا کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ اس پر آپؓ نے اپنی جیب سے دوا منگواکردی اور فرمایا جب ختم ہو تو بتانا۔ چنانچہ اس کو دوا باقاعدہ منگوا کر دیتے رہے حتیٰ کہ وہ تندرست ہوگیا۔ مالی امداد کی درخواست کو حضرت خلیفہ اولؓ نے کبھی رد نہیں فرمایا۔ اسی طرح ہر کار خیر کے لئے اتنا عطا فرماتے کہ قریباً سب سے بڑھ جاتے۔ بچوں کو جھڑکنے کو ناپسند فرماتے۔ آپکی ہدایت تھی کہ بچوں کو سکول میں پیٹا نہ جائے۔ آپکی پاکیزہ سیرت کے چند واقعات روزنامہ "الفضل" ۱۳ اپریل کی زینت ہیں۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے آپؓ زبردست حامی اور حسن معاشرت میں اپنی مثال آپ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے آج تک کسی بیوی کا کوئی صندوق ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا۔ جب آپؓ کشمیر سے سبکدوش ہوئے تو کسی امیر نے آپ کو ہزار روپے کی ایک تھیلی دی جو آپکی اہلیہ نے ایک ٹرنک میں رکھ دی۔ جب بھیرہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ تھیلی والا ٹرنک تانگہ میں ہی رہ گیا ہے۔ گھر والوں نے طبعاً بہت افسوس کا اظہار کیا لیکن آپؓ نے زندگی بھر اس واقعہ کی طرف اشارہ تک نہیں فرمایا۔

آپؓ ایک مخصوص انداز تحریر رکھتے تھے اور کئی معرکۃ الآراء کتب کے مصنف تھے جن میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ ساتھ سادگی اور وقار کا قدرتی رنگ ٹپکتا تھا۔ آپؓ نے دین کے دشمنوں کے خلاف بھی قلم اٹھایا لیکن متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

★★ اسی شمارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی قبولیت دعا کا یہ واقعہ درج ہے کہ قادیان کے قریب ایک گاؤں بھاگی ننگل میں ایک شخص چھمن سنگھ رہتا تھا جسکے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ ایک روز اس نے ایک احمدی حضرت منشی امام الدین صاحب سے کہا کہ میرے لئے حضرت صاحب سے دعا کروائیں کہ خدا مجھے لڑکا دے دے۔ اگر مرزا صاحب سچے ہوں گے تو میرے ہاں اولاد ہو جائے گی۔ منشی صاحب نے قادیان آکر حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو حضورؓ نے فرمایا "میں دعا کروں گا اور انشاء اللہ اس کے ہاں اولاد ہوگی"۔ چنانچہ اسکے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے والا اپنے گاؤں کا پہلا نوجوان تھا۔ یہ واقعہ حضرت منشی صاحب کے فرزند محترم چوہدری ظہور احمد صاحب (سابق ناظر دیوان) نے بیان کیا ہے۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

آسٹریلین کتے بھونکیں گے نہیں، صرف کاٹا کریں گے

سڈنی کے شمالی مضافات میں رہنے والے کتوں کے بھونکنے سے بہت پریشان تھے بالخصوص راتوں کو ان کی نیند خراب کرتے۔ یہاں بعض میاں بیوی جو ایک دوسرے کے خراٹوں کو بھی برداشت نہیں کرتے وہ بھلا کتوں کے بھونکنے کو کب تک برداشت کرتے۔ آخر جب شکایات بہت بڑھیں تو ان کے تدارک کی طرف بھی توجہ پھری۔ معلوم ہوا کہ اس طرح کی شکایات فرانس میں بھی ہیں چنانچہ ایک فرانسیسی کمپنی نے اس کا علاج ایک کالر کی شکل میں دریافت کرلیا ہے۔ یہ کالر کتوں کو بھونکنے سے روکتا ہے۔ اس کی قیمت ۱۹۰ ڈالر ہے جس میں کچھ الیکٹرانک آلات، بیٹری، مائیکروفون اور ایک تیز بدبودار مگر بےضرر دوائی کی پچکاری ہے۔ جب کتا بھونکنے لگتا ہے تو اس کی آواز سے آلات متحرک ہوتے ہیں اور دوائی کی پھوار کتے کے ناک پر پڑتی ہے اور وہ بھونکنا بند کردیتا ہے۔ تقریباً ایک ہفتے کے بعد کتے کو بھونکنے سے نفرت ہو جاتی ہے اور وہ غریب بھونکنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ کالر کثیر تعداد میں فرانس سے درآمد کئے گئے ہیں لہٰذا یہاں کے کتے کتیاں بھونکنے سے ہی متنفر ہو رہے ہیں۔ اب کتے بھونکیں گے نہیں بلکہ سیدھا کاٹا ہی کریں گے۔

کیا پتہ کل کلاں کو انسانوں کے لئے بھی ایک ایسا کالر تیار ہو جائے کہ جونہی کوئی دل آزار، غیظ و غضب، طعن و تشنیع اور بدظنی و غیبت کی بات منہ سے نکلے تو کالر سے ایسی پھوار نکلے جو زبان کو بات کرنے سے روک دے۔ ایسا روحانی کالر تو خدا نے پہلے ہی انسان کے ساتھ باندھا ہوا ہے شاید کبھی جسمانی بھی ایجاد ہو جائے۔ جیسے فرمایا "ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (۵۰:۱۹) یعنی انسان کوئی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس کوئی نگران و محافظ ہوتا ہے جو اسے ریکارڈ کرتا جاتا ہے۔ قرآن کریم انسان کے گلے میں کالر باندھنے کا بھی ذکر کرتا ہے جو یوم حساب کو ایک کتاب کی شکل میں اس کے سامنے آ حاضر ہوگا جیسے فرمایا "و کل انسان الزمنٰہ طآئرہ فی عنقہ و نخرج لہ یوم القیٰمۃ کتٰباً یلقٰہ منشوراً (۱۷:۱۴) اور ہم نے ہر انسان کی گردن میں ایک پرندہ یا عمل باندھ رکھا ہے جس کو ہم قیامت کے دن ایک کھلی کتاب کی شکل میں اس کے سامنے رکھ دیں گے۔

الکوحل کی کوئی حد بھی محفوظ نہیں کہلاسکتی

سڈنی میں حال ہی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس کے سپرد اس امر کا فیصلہ کرنا تھا کہ الکوحل کی کتنی حد محفوظ قرار دی جاسکتی ہے۔ کانفرنس میں ماہرین نے اپنی آراء پیش کیں۔ پروفیسر روڈنی جیکسن نے کہا "یہ موجودہ تصور کہ شراب پینے کا صحت کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے یہ تجرباتی شہادت کی ایسی تشریح پر مبنی ہے جو بہت سادہ اور سطحی ہے اور ضرورت ہے کہ اس کو زائل کیا جائے"۔

ایک ماہر نفسیات MR. VAUGHAN RAEES نے کہا "اپنی حقیقت یعنی فنی لحاظ سے یہی کہا جاسکتا ہے کہ الکوحل زہر ہے اور اس کی زیادہ مقدار آپکو ہلاک کرسکتی ہے۔"

بعض ماہرین نے اس کے فائدے بھی گنوائے۔ آخر پر جو فیصلہ ہوا وہ یہ تھا:

"Our Strategy has to be about harm minimisation _ if we told people like the under 40s Not to drink, they would just laugh. We say there is absolutely no amount of Alcohol that's absolutely "safe". For some people, "safe" levels may not be drinking at all."

یعنی ضروری ہے کہ ہماری حکمت عملی ایسی ہو جس سے کم از کم نقصان کا احتمال ہو۔ اگر ہم چالیس سال سے کم عمر کے افراد کو کہیں کہ وہ نہ پئیں وہ وہ اس پر صرف ہنسیں گے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پورے طور پر الکوحل کی کوئی مقدار ایسی نہیں ہے جسے مکمل طور پر "محفوظ" قرار دیا جاسکے۔ بعض لوگوں کے لئے محفوظ حد یہ ہے کہ وہ بالکل نہ پئیں۔

قرآن کریم نے بھی شراب کے فائدہ اور نقصان دونوں کا ذکر کرکے نقصان کے پلڑے کے بھاری ہونے کا ذکر کرکے اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ ہر تحقیق جو رو رعایت کے بغیر کی جائے گی اسی نتیجہ پر پہنچے گی۔

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

17/06/1996 - 26/06/1996

Monday 17th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner- Tarteel-ul-Quran No 8(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 13.6.96 (R)
02.00 Muslim TV Ahmadiyya - Fulfilment of Prophecies by Mr Abdul Wahab Bin Adam 11.8.94
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 158 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No 20 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 8 (R)
07.00 Around The Globe - Ahmadiyyat in Desert- Part 2
08.00 Siraiky Programme -F/S 9.6.95
09.00 Liqaa Ma'al Arab 13.6.96 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 158 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 8 (R)
13.00 Indonesian Programme
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 38 (N)
15.00 M.T.A. Sports - All Rabwah Football Tournament
15.30 Hijri Shamsi Calendar
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 43 (New)
17.00 Turkish Programme- Problems of the Muslim World
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - with Imam Rashed Sahib on Tarbiyyat-e-Aulad Lesson No 10 (N)
19.00 German Programme -
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 159 (New)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 First Bait - by Imam Rashed Sb 23.3.94
22.00 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 38
23.00 Learning French
23.30 The Sacrifices of Ahmadi Missionaries 20.4.94

Tuesday 18th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - with Imam Rashed Sb on Tarbiyyat-e-Aulad Lesson No 10 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 43 (R)
02.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
02.30 First Bait by Imam Rashed Sb 23.3.94
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 159 (R)
04.00 Learning French
04.30 The Sacrifices of Ahmadi Missionaries 20.4.94
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 38 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - with Imam Rashed Sb on Tarbiyyat-e-Aulad Lesson No 10 (R)
07.00 M.T.A. Sports - All Rabwah Football Tournament
08.00 Pushto Programme - F/S 16.9.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 43 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Lang. with Huzur Lesson 159 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - with Imam Rashed Sb on Tarbiyyat-e-Aulad Lesson No 10(R)
13.00 From The Archives -F/S on Tarbiyyat 3.2.89
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 39(N)
15.00 Medical Matters - Conversation on Medical Matters
15.30 Conversation with Adel Ben Sa'ad
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 44 (New)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No 8
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 9
19.00 German Programme -
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 160 (New)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat no 27
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 39 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 17
23.30 Hikayat-e-Shereen No 5 (N)

Wednesday 19th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No. 9 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 44 (R)
02.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No 27
02.30 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 160 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No 17 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 5 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 39 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 9 (R)
07.00 Medical Matters - Conversation on Medical Matters
07.30 Conversation with Adel Ben Saad
08.00 Russian Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 44 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 160 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 9 (R)
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 30 (N)
15.00 M.T.A. Variety Dilbar MeraYehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 45 (New)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sb Lesson No 1(N)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 161 (New)
21.00 M.T.A. Life Style - Flower Arrangement by Mrs H.Farooqi & Mrs Sajida Khokar 17.3.94
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 30(R)
23.00 Learning Arabic Lesson No 4(R)
23.30 Arabic Programme - Qaseedah/ Nazm

Thursday 20th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib No 1
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 45 (R)
02.00 MTA Life Style - Al Maidah (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 161 (R)
04.00 Learning Arabic Lesson no 4 (R)
04.30 Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Lesson No 30 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sb- No 1 (R)
07.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib (R)
08.00 Sindhi Programme - Friday/Sermon 24.6.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 45 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 161 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sb - No 1(R)
13.00 Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 31 (N)
15.00 Quiz Programme - on Seerat-un-Nabi(saw) (English)
15.30 An Introduction Of First 14 Members Of Lajna Imaillah - about Hadhrat Umme Tahir Maryam Begum Sahiba
16.00 Liqaa Ma'al Arab - No 46 (New)
17.00 Bosnian Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran No 10
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 162 (R)
21.00 M.T.A. Entertainment - Moshaira with Obaidullah Aleem Sahib
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No 31 (N)
23.00 Learning Norwegian Lesson No 21
23.30 Various Programme

Friday 21st June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 10
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 46 (R)
02.00 M.T.A. Entertainment - Moshaira with Obaidullah Aleem Sahib
03.00 Learning Languages with Huzur Lesson No 162 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No 21 (R)
04.30 Various Programme
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -Lesson No 31 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 10
07.00 Quiz Programme - on Seerat-un-Nabi (saw) (English)
07.30 An Introduction of First 14 Members of Lajna Imaillah about Hadhrat Umme Tahir Maryam Begum Sahiba
08.00 Pushto Programme - Friday Sermon 6.5.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - No 46 (R)
10.00 Bangla Programme- Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 162 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 10 (R)
13.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - in Holland - 31.5.96
14.00 Speech - Islam and Freedom of Conscience and Religion by Hafiz Muzaffar Ahmad
15.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec 18.6.96 (New)
17.00 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 2
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 163 (N)
21.00 Medical Matters - First Aid by Dr. Mujeeb-ul-Haq Sahib
21.30 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - in Holland - 31.5.96
22.30 Learning French
23.00 Mulaqat with Urdu Speaking Friends 19.4.96

Saturday 22nd June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 2 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - 18.6.96 (R)
02.00 Medical Matters - First Aid By Dr Mujeeb - ul - Haq - Sahib
02.30 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 163 (R)
04.00 Learning French (R)
04.30 Various Programme
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 19.4.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 2(R)
07.00 M.T.A. Variety - "Tech Talk"
08.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - in Holland 31.5.96
09.00 Liqaa Ma'al Arab - 18.6.96(R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 163 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 2(R)
13.00 Question Time : with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Young Boys - Germany 23.5.96
14.00 Children's Class - with Imam Rashed Sahib (R)
15.00 Meet Our Friends - Saban Basic, Executive Director - Bosnian Children Relief
16.00 Liqaa Ma'al Arab 19.6.96 (R)
17.00 Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 11(N)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 164 (N)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Various Programme
22.00 Children's Class - with Imam Rashed Sahib (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 17
23.30 Hikayat-e-Shereen No 6 (N)

Sunday 23rd June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 11(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No 19.6.96(R)
02.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
02.30 A Page From The History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 164 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No 17 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 6 (R)
05.00 Children's Class with Imam Rashed Sahib (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 11 (R)
07.00 Meet Our Friends (R) - Saban Basic, Executive Director- Bosnian Children Relief
07.30 Various Programme
08.00 Sindhi Programme -Friday/Sermon 8.7.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - 19.6.96 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 164 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran No 11 (R)
13.00 Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Non-Muslim Polish Friends 6.6.96
14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00 Around The Globe: Documentary on Space Shuttle
16.00 Liqaa Ma'al Arab- 20.6.96 (New)
17.00 Albanian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 3
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 165 (New)
21.00 Various Programme
21.30 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Opening Speech J/S UK 1989
23.30 Learning Norwegian Lesson No 22

Monday 24th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - 20.6.96 (R)
02.00 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 165 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib Lesson No 3(R)
07.00 Around The Globe - Documentary on Space Shuttle
08.00 Siraiky Programme - F/S - 11.8.95
09.00 Liqaa Ma'al Arab- 20.6.96 (R)
10.00 Bangla /Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 165 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib Lesson No 3(R)
13.00 Indonesian Programme.
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 40 (N)
15.00 MTA Sports - Races and Games
15.30 Hijri Shamsi Calendar
16.00 Liqaa Ma'al Arab - No 47 (New)
17.00 Turkish Programme -
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 166 (New)
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 40 (R)
23.00 Learning French
23:30 Various Programme

Tuesday 25th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - No 47 (R)
02.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaine(R)
02.30 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 166(R)
04.00 Learning French (R)
04.30 Various Programme
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- Lesson No 40 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 12(R)
07.00 MTA Sports - Races and Games
08.00 Pushto Programme - F/S 17.6.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab - No 47 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 166 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner- Tarteel-ul-Quran Lesson No 12 (R)
13.00 From The Archives - F/S -on Tarbiyyat 10.2.89
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41(N)
15.00 Medical Matters : Nutrition and Looking After Your Child
15:30 Conversation with Ataul Wahid
16.00 Liqaa Ma'al Arab - No 48 (New)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 9
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 4 (N)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 167 (New)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.26
21.30 Various Programme
22.00 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No 18
23.30 Hikayat-e-Shereen No 7 (N)

Wednesday 26th June 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib -Lesson No 4(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab -No 48 (R)
02.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.26 (R)
02.30 Various Programme
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 167 (R)
04.00 Learning Chinese - Lesson No.18 (R)
04.30 Hikayat-e-Shereen No 7 (R).
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 41 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib- Lesson No 4
07.00 Medical Matters -Nutrition and Looking after your Child
07.30 Conversation with Ataul Wahid Sahib
08.00 Russian Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No 48 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 167 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib -Lesson No 4(R)
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 32 (N)
15.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 49 (New)
17.00 French Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 13
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 168(New)
21.00 MTA Life Style - Al Maidah
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Lesson No 32
23.00 Learning Arabic Lesson No. 5
23.30 Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, June 14, 1996 No. 24

بقیہ:

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

.........عبارتوں کی چوری میں ملوث فن کار کو مسند مجددیت پر بٹھانا ایسے ہی ہے جیسے بلی کو دودھ کی رکھوالی کے لئے بٹھا دیا جائے۔ جس طرح بلی سے دودھ محفوظ نہیں رہ سکتا اسی طرح ایسے مجدد سے ایمان کو بچانا بھی مشکل ہے..........

مجھے دیوبندی مکتب فکر کی تنظیم "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے طرز عمل پر بھی حیرت ہے کہ ایک طرف تو وہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور "قادیانیوں کا ایک ہی علاج الجہاد الجہاد" کے اسٹکر چھاپ کر جگہ جگہ چسپاں کر رہے ہیں جس سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن دوسری طرف تھانوی صاحب کی کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" دیوبندی ہی شائع کرکے عوام تک پہنچا رہے ہیں جس میں مرزا غلام احمد کی کتاب سے عبارتیں چوری کرکے نقل کی گئی ہیں۔ دیوبندی ذریت قادیانی کی تحریروں سے بذریعہ تھانوی مستفیض ہورہی ہے اور اس پر تنظیم خاموش ہے۔ کہیں "چور مچائے شور" والا معاملہ تو نہیں ہے۔ بظاہر "الجہاد اور اندر سے اتحاد اتحاد" تو نہیں ہے۔ بصورت دیگر تھانوی کی کتاب سے قادیانی کی عبارتوں کو کیوں نہیں نکالتے یا اس کا بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے۔

اس وقت میری نگاہوں کے سامنے بار بار "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا وہ اسٹکر بھی آرہا ہے جو جگہ جگہ چسپاں کیا گیا ہے۔ اس پر یہ الفاظ درج ہیں:

"اے مسلمان جب تو کسی مرزائی سے ملتا ہے تو گنبد خضرا میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے"

میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ جب تمہارا حکیم و مجدد تھانوی قادیانی کی کتاب کے صفحے در صفحے چوری کر رہا ہوگا تو اس وقت پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی۔ کیا وہ خوش ہورہے ہوں گے اگر نہیں تو اس پر تمہاری زبانیں کیوں گنگ ہیں؟ لیکن یہ توقع دیوبندی مکتب فکر سے کرنا بہرحال فضول ہے اس لئے کہ یہ لوگ اسلام کو شخصیات کے پیمانے کے ساتھ ماپتے ہیں جو بات اس پیمانہ پر پوری اترے اس کو حق جانتے ہیں اور جو بات اس پیمانہ سے ہٹ کر ہو اس کو مسترد کردیتے ہیں وہ بات چاہے کتنے ہی دلائل و براہین سے ثابت کیوں نہ ہو۔ پھر اپنے نام نہاد اکابرین کو ناپنے کے لئے ان کے پیمانے بہت بڑے ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کی عظمت کو ناپنے کے لئے چھوٹے پیمانے استعمال کرتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد رکھ دیا
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے!

اگر تھانوی صاحب کے عقیدت مندوں نے ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر بنظر انصاف اس تحریر کا مطالعہ کیا تو وہ بےساختہ پکار اٹھیں گے کہ ۔

رہبر جنہیں سمجھتے تھے رہزن نکلے

لیکن انہوں نے تو بہرحال ہٹ دھرمی سے کام لینا ہے اور یقیناً باطل تاویلات کے بل بوتے پر قسم قسم کی بولیاں بولیں گے کیونکہ ان کا وطیرہ یہ ہے کہ ۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

چونکہ میں ان کے اس طرز عمل سے بخوبی آگاہ ہوں اس لئے میں نے اتمام حجت کے لئے علمائے دیوبند سے فتویٰ حاصل کئے ہیں تاکہ تھانوی صاحب کے حواریوں کے لئے فرار ہونے کے تمام راستے مسدود ہو جائیں۔

میں نے سوال یہ کیا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مضمون اپنے نام سے شائع کرادے یا کسی دوسرے شخص کے مضمون سے جملے اور پیراگراف اپنے مضمون میں بلاحوالہ نقل کرے تو شرعی لحاظ سے یہ عمل کیا ہے اور ایسے شخص کو کیا سزا دی جاسکتی ہے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی قاضی حبیب الرحمن لکھتے ہیں: "جھوٹ کئی قسم کا ہوتا ہے یہ بھی جھوٹ ہے کہ مضمون کسی کا ہو اور اپنے نام سے شائع کرے اس کے لئے یہ سزا ہی کافی ہے کہ لعنت اللہ علی الکذبین باقی ایک جملے یا پیراگراف کا لے لینا اس زمرے میں نہیں آتا۔ مضامین میں عموماً ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔"

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"دھوکہ دہی کا گناہ ہوگا اور سزا دینا تو حکومت کا کام ہے نہ کہ عوام کا۔"

(ماہنامہ "القول السدید" لاہور مئی ۱۹۹۳ء صفحہ ۸۸ تا ۱۰۸)

— ★ ★ ★ —

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

بریلوی عالم دین جناب محمد افضل شاہد صاحب کے تنقیدی مقالہ کا ایک حصہ سپرد قرطاس کرنے کے بعد یہ بتانا ضروری ہے کہ لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے علمی سرقہ سے جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے الہام "اللہ اکبر۔ خربت خیبر۔" کی حقانیت کا ایک علمی پہلو منظر عام پر آگیا ہے وہاں اس پراز حقائق و معارف تصنیف کے ذریعہ خاتم المومنین، خاتم العارفین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی نہایت درجہ شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اور قیامت تک پوری ہوتی رہے گی۔

یہ پیشگوئی خادم الرسول حضرت انس بن مالکؓ کی ایک مبارک حدیث میں چودہ صدیوں سے موجود ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ھل تدرون من اجود جوداً؟ قالو، اللہ ورسولہ اعلم۔ قال اللہ اجود جوداً، ثم انا اجود بنی ادم، و اجودھم من بعدی رجل علم علماً فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیراً وحدہ او قال امۃ واحدۃ" (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ترجمہ: انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا سخی ہے پھر تمام بنی آدم میں سے میں سخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم سیکھے گا اور پھر اسے خوب پھیلائے گا وہ قیامت کے دن آئے گا اور اکیلا ہی امیر ہوگا یا فرمایا اکیلا ہی امت ہوگا۔

اقلیم نبوت کے شہنشاہ کی یہ خبر بالخصوص "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی شکل میں اس عالمگیر شان سے پوری ہو رہی ہے کہ کسی کو اس کے انکار کی مجال نہیں ہوسکتی۔ یہ حضرت اقدس کی وہ منفرد تالیف ہے جس کے تراجم دنیا کی چھبیس مشہور زبانوں میں ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔ بلا مبالغہ قرآنی صداقتوں اور علوم نبوی کی اس بےمثال تجلی گاہ نے لاکھوں سینوں کو علم و معرفت کے نور سے بھر دیا ہے اور اس کی بدولت مشرق و مغرب کے دانشوروں کی دنیائے افکار و خیالات میں ایک زبردست انقلاب برپا ہورہا ہے اور یہ سب کچھ خاتمیت محمدی کے دائمی فیض ہی کا لازوال کرشمہ اور برکت ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام نے دنیا بھر میں ہمیشہ یہ منادی فرمائی کہ ۔

جو راز دیں تھے بھارے، اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں، اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے، میں چیز کیا ہوں، بس فیصلہ یہی ہے

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی ہر دوسری غلامی سے انسان کو آزاد کر دیتی ہے۔ اور اللہ کی غلامی میں آنے والے کی ہر بات میں ایک بالادستی پیدا ہوتی ہے کیونکہ اللہ کی رضا میں ایک طاقت ہے اور اللہ کی رضا ایک سچائی کا نام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حقیقی عدل، اللہ کے تصور کے بغیر پیدا ہونا ممکن ہی نہیں۔ کوئی دنیا کی طاقت عدل پر قائم نہیں ہو سکتی اگر خدا کے حضور اس کی گردن جھکی ہوئی نہ ہو۔ اللہ کے تعلق میں دو باتیں ہیں اس کی محبت اور اس کا خوف۔ اور اس کی محبت اور خوف میں توازن ہے جس کے نتیجہ میں عدل پیدا ہوتا ہے۔ انسانی زندگی کا جو پہلو بھی خدا کی محبت یا خدا کے خوف سے باہر ہو جائے وہاں وہ عدل سے باہر ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے روزمرہ زندگی کی مختلف مثالیں دے کر عدل کے مضمون کی گہرائی اور لطافت کو احباب کے سامنے بیان فرمایا اور عدل کے مختلف پہلوؤں کو کھولا اور عدل اور احسان کے باہمی تعلق کو بھی بیان فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت میں عدل کے تقاضے بھی بعض اوقات باریک ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت قانون قدرت کی مثال ہے۔ جیسے قانون قدرت آپ کی بقا کے لئے لازم ہے اسی طرح نظام جماعت بھی آپ کی روحانی بقا کے لئے لازم ہے۔ آپ اگر نظام جماعت کے ساتھ عدل کا معاملہ کریں گے اور اس عدل کے تمام تقاضے پورے کریں گے تو آپ کو آزادی اور چین اور طمانیت کے سانس نصیب ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امراء سے بدتمیزیاں کرتے ہیں، امراء کے خلاف سر اٹھاتے ہیں ان لوگوں کو مذہب کی الف. با کا بھی پتہ نہیں اور نظام جماعت سے عدل کا یہ فقدان ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ حضور نے ڈنمارک کا بھی خصوصیت سے ذکر فرمایا کہ وہاں بھی یہ بیماری ہے کہ جو بھی امیر مقرر کیا جائے اس میں نقص نکالتے ہیں اور اس سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ حضور نے قرآنی آیات اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبارک ارشادات کے حوالہ سے امیر کے مقام اور اس کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ نظام کے قائم کردہ امیر سے بدتمیزی کا معاملہ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو امیر سے بدتمیزی کرتے ہیں وہ پھر نظام جماعت کو بھی اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ عدل ہی میں ہماری زندگی ہے اور عدل ہی کے نتیجہ میں امر پیدا ہوتا ہے اور صاحب امر سے عدل کرنا لازم ہے۔ جو لوگ سچے دل سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ امر کے سامنے سر جھکاتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی ان کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی میں عدل کے موضوع پر کئی خطاب کر چکا ہوں لیکن ابھی تو میں نے آپ کو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں بتایا جو خدا تعالیٰ نے مجھے عدل کے مضمون کو سمجھنے کی توفیق بخشی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ بھی ان باتوں پر غور کیا کریں۔ عدل کے مضمون کو آپ جتنا سمجھیں گے، جتنا اس کا عرفان حاصل ہوگا اتنا ہی آپ کو عدل کرنے کی توفیق ملے گی۔ نظام عدل ہی سے ہماری زندگی اور تمام ترقیاں وابستہ ہیں۔ اللہ ہمیں اس کو قائم رکھنے اور اس کی وفا کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد